صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 15 جون 2015ء

(بمطابق 27 شعبان 1436ہجری)

جلد 15 | شمارہ 47

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1860
2۔ اراکین کی رخصت	1861
3۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال 16-2015ء کا پیش کیا جانا	1861
4۔ بجٹ 16-2015ء	1883
5۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015ء	1888
6۔ فنانس بل مجریہ 2015ء کا متعارف کرایا جانا	1909
7۔ ضمنی بجٹ برائے مالی سال 15-2014ء کا پیش کیا جانا	1909
8۔ ترقیاتی اخراجات	1914

صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 جون 2015ء بمطابق 27 شعبان 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَوِ ٱلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَۚ إِن يَكُنۡ غَنِيًّا أَوۡ فَقِيرٗا فَٱللَّهُ أَوۡلَىٰ بِهِمَاۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْۚ وَإِن تَلۡوُۥٓاْ أَوۡ تُعۡرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٗا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کیلئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں: محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے؛ جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 15-06-2015؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 15-06-2015؛ جناب ارباب اکبر حیات صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے؛ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2015-16 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year 2015-16. Minister Finance.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

ٱلرَّحْمَـٰنُO عَلَّمَ ٱلْقُرْءَانَO خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَO عَلَّمَهُ ٱلْبَيَانَO ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ بِحُسْبَانٍO وَٱلنَّجْمُ وَٱلشَّجَرُ يَسْجُدَانِO وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلْمِيزَانَO أَلَّا تَطْغَوْا۟ فِى ٱلْمِيزَانِO وَأَقِيمُوا۟ ٱلْوَزْنَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا۟ ٱلْمِيزَانَO وَٱلْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِO فِيهَا فَـٰكِهَةٌ وَٱلنَّخْلُ ذَاتُ ٱلْأَكْمَامِO وَٱلْحَبُّ ذُو ٱلْعَصْفِ وَٱلرَّيْحَانُO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِن صَلْصَـٰلٍ كَٱلْفَخَّارِO وَخَلَقَ ٱلْجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO رَبُّ ٱلْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ ٱلْمَغْرِبَيْنِO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO مَرَجَ ٱلْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِO بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO يَخْرُجُ مِنْهُمَا ٱللُّؤْلُؤُ وَٱلْمَرْجَانُO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO وَلَهُ ٱلْجَوَارِ ٱلْمُنشَـَٔاتُ فِى ٱلْبَحْرِ كَٱلْأَعْلَـٰمِO فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ رحمان نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کیلئے

بنایا۔اس میں ہر طرح کے باکثرت لذیز پھل ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسہ بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟

جناب سپیکر!

پاک ہے وہ ذات جس نے ہم پر احسان عظیم کیا ہمیں اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازا جس کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ انہی عظیم نعمتوں میں ایک ہمارا پیارا وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جہاں ہم آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا بھی اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے جسے اللہ نے نہایت فیاضی کے ساتھ قدرتی وسائل، حسین و جمیل وادیوں، بلند و بالا پہاڑوں، زرخیز کھلیانوں سے نوازا۔یہاں کے باشندے دینی حمیت سے مالامال، جفاکش اور مہمان نواز ہیں۔اللہ رب العزت کا احسان عظیم ہے کہ اس نے غیرت مند قوم کے نمائندہ دیئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ</u>: مجھے فخر ہے کہ میں اس سرزمین کے منتخب عوامی نمائندوں کے سامنے موجودہ حکومت خیبر پختونخوا کا تیسرا اور بحیثیت وزیر خزانہ اپنا پہلا بجٹ پیش کر رہا ہوں جس پر میں رب کریم کا انتہائی شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر!

۲۔ "ہم بدلیں گے خیبر پختونخوا" کا نعرہ ہم نے دو سال قبل حکومت سنبھالتے وقت بلند کیا تھا۔اللہ کے کرم سے گزشتہ دو سالوں میں عوام اور نظام کی بہتری کیلئے ہم نے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: ڈیکورم کا خیال رکھیں۔جی۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جو کچھ کیا، وہ پورے ملک میں ہماری پہچان بن چکا ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: محترم وزیر اعلیٰ جناب پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں ہماری حکومت۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری ریکویسٹ ہے-----

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ: ہماری حکومت نے عوامی خدمت، شفافیت و جوابدہی اور اقتدار میں عوامی شرکت کی بہترین روایات قائم کر دی ہیں۔ ہماری کارکردگی کے نتیجے میں واقع ہونے والی تبدیلی کے آثار رونما ہو چکے ہیں جو کہ تمام شعبہ جات میں نمایاں ہیں اور ہر گزرتے دن-----

(شوراور شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: ڈیکورم کا خیال رکھیں، مولانا صاحب! ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

وزیر خزانہ: وہ نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں۔آج ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ 'بدل رہا ہے خیبر پختونخوا' ، 'بدل رہا ہے خیبر پختونخوا' اور ان شاء اللہ جلد ہی وہ دن آئے گا جو ہم کہیں گے کہ بدل گیا ہے خیبر پختونخوا-----

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۔ ہماری تمام ترکاوشوں کا مرکز عوام، بالخصوص غریب عوام ہیں جن کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے مواقع فراہم کرنے کیلئے ہم نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائے ہیں۔

٤۔ غربت کا خاتمہ اور غریب کی آمدن میں اضافے کیلئے تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوانوں کیلئے خود روزگار سکیم۔اسلامک مائیکرو فنانس سکیم کے ذریعے چھوٹے کاروبار کیلئے بلاسود قرضے اور مائیکرو پراجیکٹس کیلئے حاصل ہونے والی سستی بجلی کے ذریعے زراعت، صنعتوں کا احیاء، پشاور جو کہ قدیم ترین آباد شہروں سے ایک ہے کی Beautification اور Uplift کا پروگرام، سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے KP-BOIT کا قیام-----

(شوراور گو گو کے نعرے)

وزیر خزانہ: کسانوں کیلئے معیاری بیج اور ادویات کی سستے نرخوں پر فراہمی اور انصاف زرعی قرضہ-----

(شور)

جناب سپیکر: ڈیکورم کا خیال رکھیں جی۔

وزیر خزانہ: فش فارم پر سبسڈی، بلین سونامی درخت اگاؤ مہم، ہر تحصیل میں کھیلوں کے میدان کی تعمیر، لائیو سٹاک کے علاج کیلئے ڈسپنسریوں کا قیام، نوجوانوں کیلئے یوتھ سنٹرز، تعلیم و تحقیق کے فروغ اور معیاری تعلیم کی فراہمی کیلئے نئے تعلیمی اداروں کا قیام اور اضافی بجٹ، غریب اور ذہین طلبہ کیلئے وظائف اور غریب عوام کیلئے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: صحت کی سہولیات میں بہتری اور بروقت و بلاقیمت فراہمی کیلئے نئے ہسپتالوں کی تعمیر، پرانے اور بڑے ہسپتالوں کی خود مختاری، مینجمنٹ بورڈز کا قیام۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مولانا صاحب! پلیز۔

وزیر خزانہ: دوائیوں اور نئی مشینری کی خریداری کیلئے اضافی فنڈز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مولانا صاحب!

وزیر خزانہ: پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کیلئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے واٹر اینڈ سینی ٹیشن سروسز کمپنیوں کا قیام، بے گھر لوگوں کیلئے کم قیمت ہاؤسنگ کی سہولیات کی فراہمی، دور دراز پہاڑی علاقوں اور دیہات کے رہنے والوں کو خود کفیل بنانے کیلئے زراعت، جنگلات اور چراگاہوں کی ترویج و حفاظت، مواصلات کے نظام میں بہتری کیلئے نئی سڑکوں، پلوں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سڑکوں کی مرمت و توسیع، بند صنعتی یونٹوں کی بحالی اور نئے صنعتی یونٹوں کا قیام بذریعہ۔۔۔۔۔

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

وزیر خزانہ: اکنامک زون مینجمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ کمیٹی، سیاحت و معدنیات کی جدید خطوط پر استواری کیلئے پرائیویٹ اور انٹرنیشنل سرمایہ کاروں کا تعاون، انسانی۔۔۔۔۔

(شور، شیم شیم کی آوازیں اور گو گو کے نعرے)

وزیر خزانہ: وسائل کی ترقی بذریعہ فنی تعلیم، عوام کا اختیار عوام ہی کو منتقل کرنے کیلئے دیہات اور محلہ کی سطح پر مقامی حکومتوں کا قیام، نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کو مساوی حقوق دینے اور آگے بڑھنے کیلئے خصوصی اقدامات۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ:</u> جدید آلات اور ٹیکنالوجی سے لیس پولیس کے ذریعے امن عامہ اور عوام کے جان و مال کی حفاظت، انصاف کی فراہمی کیلئے اضافی عدالتوں، موبائل کورٹس کا قیام، سوشل سیکورٹی نیٹ ورک میں توسیع بذریعہ سستا آٹا گھی سکیم، غریبوں، ناداروں، بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کی مالی امداد کیلئے نئے اداروں کا قیام اور فنڈز کی فراہمی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>وزیر خزانہ:</u> گریڈ ایک سے سولہ تک کے سرکاری ملازمین کیلئے تنخواہوں، میڈیکل الاؤنس اور اپ گریڈیشن میں اضافہ اوسطاً 25 فیصد، پنشنروں کیلئے مراعات میں اضافہ، غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کو ہماری حکومت نے بھرپور توجہ نہیں دی ہے۔۔۔۔۔

(شور اور گو گو کے نعرے)

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا صاحب! یہ مولانا صاحب! ڈیکورم کا خیال رکھیں جی، ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

<u>وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر!

۵۔ جیسا کہ عوام کی حاکمیت جمہوریت کی روح ہے، عوام حاکم ہیں اور نظام ان کا خادم اور ہم نے اس ضمن میں 'رائٹ ٹو انفارمیشن' کا قیام۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> میری ریکویسٹ ہو گی۔۔۔۔۔

<u>وزیر خزانہ:</u> قانون اور کمیشن بنایا جو سرکاری امور میں شفافیت اور جوابدہی کی طرف بہت بڑا قدم تھا۔ اس قانون کے تحت عوام سرکاری دستاویزات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور اس کا تدارک کیا جا سکے۔ Whistle Blower Act اور Conflict of Interest کے قوانین بھی ہمارے اس عزم کا مظہر ہیں کہ صاف، شفاف اور میرٹ پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے، یہ ایک اہم تبدیلی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر!

۶۔ ہم نے 'رائٹ ٹو انفارمیشن' ، 'رائٹ ٹو سروسز' کمیشن بنایا اور سرکاری امور نبٹانے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔

وزیر خزانہ: ایک وقت مقرر کیا جس کی پابندی نہ کرنے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر، پلیز۔

وزیر خزانہ: پر سرکاری حکام کی جوابدہی کی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: ہم نے آزاد و خود مختار احتساب کمیشن تشکیل دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔

وزیر خزانہ: جس نے بدعنوانیوں کے مرتکب کئی افراد کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر رکھا ہے۔۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔

وزیر خزانہ: ہماری ان کاوشوں کو ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل جیسے بین الاقوامی ادارے کی طرف سے بھی سراہا گیا ہے، کیا یہ تبدیلی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ بدل گیا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: خیبر پختونخوا اور یہی ہمارا تبدیلی کا نعرہ ہے کہ ہم نے Practically یہاں پر ثابت کر دیا ہے کہ بدل گیا ہے خیبر پختونخوا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۷۔ جیسا کہ میں نے پہلے ترجیحات کا محور عوام کے نظام میں کہا تھا کہ اقتدار میں عوام کی شرکت کیلئے مقامی حکومتوں کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ اس نظام کے ذریعے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ہماری اولین ترجیح ہے-----۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر، آرڈر۔

<u>وزیر خزانہ</u>: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس ہدف کے پہلے مرحلے کو طے کر چکے ہیں (تالیاں) اور ان شاء اللہ باقی مراحل جلد ہی بخوبی سرانجام دیں گے ان شاء اللہ، کیا یہ تبدیلی نہیں ہے؟ تبدیلی تو، (تالیاں) سورج کو ہاتھوں میں چھپایا نہیں جا سکتا ہے-----۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر، آرڈر۔

<u>وزیر خزانہ</u>: یہی تبدیلی ہے اور یہی تبدیلی آئے گی ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر!

۸۔ صحت مند عوام ہی صحت مند معاشرہ کو تخلیق کرتے ہیں، صحت مند معاشرہ قائم کرنے کیلئے ہم نے خیبر پختونخوا کی دس مہلک بیماریوں سے بچاؤ کیلئے صوبے کی تاریخ کی سب سے بڑی مہم "صحت کا انصاف" شروع کی ہے جس کے کامیاب نتائج کو دیکھتے ہوئے بین الاقوامی اداروں، پاکستان آرمی اور حکومت نے بھی، مرکزی حکومت نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی ہے اور رواں سال یہ مہم "صحت کا اتحاد" کے نام سے اپنے اہداف کے حصول کی سمت گامزن رہے گی۔ یہ تبدیلی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہی ہماری تبدیلی ہے، یہی ہماری تبدیلی ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر!-----۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر!

۹۔ ہماری حکومت نے غربت میں کمی کیلئے سستا آٹا گھی پروگرام شروع کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر، آرڈر۔

وزیر خزانہ: جس کے تحت صوبے کے غریب عوام کو یوٹیلٹی سٹورز میں رعایتی نرخوں پر سستا آٹا اور گھی بذریعہ ووچرز فراہم کیا جارہا ہے۔ اس پروگرام سے 7 لاکھ 43 ہزار غریب خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔ اپنے منہ سے خود بولنے والی یہ تبدیلی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

(تالیاں)

(شور)

وزیر خزانہ: یہی تبدیلی ہے کہ تبدیلی آچکی ہے۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ ہمارے ملک کا 60 فیصد رینج لینڈ پر مشتمل ہے، یہ اعزاز ہمیں حاصل ہے کہ ہم نے پاکستان میں سب سے پہلی رینج لینڈ مینجمنٹ پالیسی بنائی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر، آرڈر۔ آپ مہربانی کریں اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

وزیر خزانہ: پانی سے محروم قابل کاشت اراضی کو استعمال میں لانے کیلئے پانی ذخیرہ کرنے اور کھیتوں تک پہنچانے کیلئے اقدامات اٹھائے ہیں۔ زراعت کی بہتری کیلئے جدید مشینری، زرعی آلات، ترقی دادہ بیج، زرعی ادویات کی فراہمی اور زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کیلئے جدید گودام تعمیر کئے ہیں۔ نوجوانوں کو صحت مند اور مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کیلئے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، مہربانی کریں۔

وزیر خزانہ: تحصیل کی سطح پر کھیلوں کے میدان بنائے اور ضلعی سطح پر یوتھ سنٹرز قائم کئے، یہ خاموش تبدیلی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: آپ دیکھتے رہے، یہی ہماری تبدیلی ہے۔۔۔۔۔

(شور اور نعرہ بازی)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۱۱۔ تعلیم میں بہتری ہمارا عزم تھا۔جناب سپیکر! تعلیم میں بہتری ہمارا عزم تھااور ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر،آرڈر،آرڈر۔

وزیر خزانہ: پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے ہم نے اپنا ویژن یوں بیان کیا تھا" پڑھے گا پختونخواتو بڑھے گا پختونخوا"، یہ محض نعرہ نہیں تھا، یہ محض نعرہ نہیں تھا، گزشتہ دو سال کے اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ معیار تعلیم کی بہتری۔۔۔۔۔

(شوراور نعرہ بازی)

وزیر خزانہ: تعلیمی سہولتوں کی توسیع اور استحکام کیلئے اربوں روپے مہیا کئے گئے، فنی تعلیم کے فروغ کیلئے TEVTA کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور صوبے کی تاریخ کی پہلی ٹیکنالوجی یونیورسٹی قائم کی گئی۔

جناب سپیکر!

۱۲۔ جنگلات کے رقبے میں اضافے اور ماحول کی بہتری کیلئے پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی شجر کاری مہم "سونامی بلین ٹری پروگرام" کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

(شوراور نعرہ بازی)

وزیر خزانہ: یہ منصوبہ آب وہوا میں خوشگوار تبدیلی لانے کا باعث بنے گا اور نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی گرین اور کلین ماحول فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے مسائل پر قابو پانے کیلئے ہم نے پشاور اور تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمپنیاں قائم کر دی ہیں جس سے ان بڑے شہروں میں آبنوشی اور نکاسی آب کے انتظام میں خوشگوار تبدیلی آئے گی۔۔۔۔۔

(شوراور نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر قومی وطن پارٹی کے اراکین کے علاوہ حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ کر گئے)

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے اراکین کی طرف سے گو گو کے نعرے)

وزیر خزانہ: یہی تبدیلی ہے اور یہی تبدیلی آ گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۱۳۔ تیل اور گیس کے ذخائر سے بہتر انداز میں استفادہ کرنے کیلئے خیبر پختونخوا آئل و گیس کمپنی قائم کی گئی۔ (تالیاں) معاشی اور صنعتی ترقی کیلئے سائنسی بنیادوں پر اقدامات کرنے کیلئے سرمایہ کاری

بورڈ قائم کیا گیا۔ انرجی بحران پر قابو پانے کیلئے 2 ہزار 249 میگاواٹ کے 350 منصوبوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ ان منصوبوں سے سستی بجلی کے ساتھ ساتھ ہزاروں ایکڑ بنجر اراضی بھی سیراب ہوگی اور لوگوں کا مستقبل تبدیل ہو جائے گا۔ یہی ہماری تبدیلی ہے۔

جناب سپیکر!

۱٤۔ ہم گزشتہ ایک دہائی سے حالت جنگ میں ہیں، دہشت گردی کی وجہ سے صوبے کا امن وامان تباہ ہو چکا ہے جسے بحال کرنے کیلئے تاریخ ساز اقدامات ہماری حکومت کا طرہ امتیاز ہیں۔ محکمہ پولیس میں کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ اور Rapid Response Force قائم کی گئی۔ پولیس کو بین الاقوامی معیار کی تربیت فراہم کرنے کیلئے مردان، سوات، صوابی اور نوشہرہ میں پولیس ٹریننگ سکولز قائم کئے۔ پشاور میں ٹریفک کے مسائل کے حل کیلئے ٹریفک وارڈنز سسٹم کا اجراء کیا گیا ہے جسے بتدریج دوسرے شہروں تک وسعت دی جائی گی۔

جناب سپیکر!

۱٥۔ 2 لاکھ 27 ہزار کنال پر مشتمل 4 نئے ٹاؤن شپ کے قیام کا منصوبہ، پشاور کیلئے 29 ارب روپے کا سپیشل پیکج، ایک ارب 75 کروڑ روپے کی لاگت سے حیات آباد فلائی اوور کا منصوبہ اور NLC کے ساتھ مزید ترقیاتی کاموں میں شراکت کا معاہدہ، صوابی سوات موٹروے کا منصوبہ، ملاکنڈ ڈویژن کیلئے 11 ارب روپے سے زائد کا DGCD پروگرام۔ (تالیاں) 5 نئے اضلاع میں ریسکیو 1122 سروس کے آغاز کا منصوبہ، اسلامک مائیکرو فنانس اور انصاف بلا سود زرعی قرضہ سکیم کا اجراء ہماری حکومت کے وہ کارنامے ہیں جن پر ہم بجا طور فخر کر سکتے ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے خیبر پختونخوا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر!

۱٦۔ محکمہ مال میں جولائی 2014 سے کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سسٹم شروع کیا گیا، مردان کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے، پشاور کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ اس سال مکمل ہو جائے گا ان شاء اللہ جبکہ باقی صوبے کی کمپیوٹرائزیشن آئندہ 2 سالوں میں مکمل ہو گی۔ صوبہ کی سطح پر زمین کی قیمتوں کے تعین کیلئے ایک سروے بھی مکمل کیا گیا ہے جس سے اراضی کی خرید و فروخت میں سہولت اور شفافیت آ جائے گی۔ ان اقدامات سے روایتی اور فرسودہ پٹواری نظام تبدیل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۷۔ گزشتہ دو سالوں میں صوبے میں سرکاری اخراجات میں مالی نظم وضبط اور بہتر کیش. بیلنس مینجمنٹ کرنے پر ہم وفاقی حکومت سے مسلسل ترغیبی بونس کے مستحق ٹھہرائے گئے ہیں۔اس سال بھی ہماری کارکردگی کا تسلسل برقرار رہااور تیسرے سال بھی ہم نے 4ارب 37کروڑ 79لاکھ روپے کی خطیر ترغیبی رقم حاصل کی جوکہ دیگر صوبوں سے زیادہ ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر!

۱۸۔ صارفین کے حقوق کے تحفظ کیلئے حکومت نے "تحفظ صارفین ایکٹ 2015" نافذ کیا ہے۔ رواں سال تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی سطح پر 7 کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں جبکہ آئندہ مالی سال10 مزید کنزیومر کورٹس قائم کی جائیں گی جن سے نہ صرف صارفین کو ریلیف ملے گا بلکہ غیر معیاری اشیاء اور خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو قرارواقعی سزادی جاسکے گی۔

جناب سپیکر!

۱۹۔ تعمیرات،اشیاء اور خدمات کی خریداری کے نظام کو شفاف اور کرپشن سے پاک کرنے کیلئے "خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی" کو فعال بنایا گیا ہے اور تمام محکموں کی رہنمائی کیلئے Khyber Pakhtunkhwa, Procurement Rules 2014 جاری کئے گئے۔ Composite Schedule of Rates کی جگہ Market Rate System پر عملدرآمد کا آغاز کیا گیااور صاف وشفاف مقابلے کیلئے آن لائن ٹینڈر سسٹم کو ترویج دی گئی۔کرپشن کلچر میں تبدیلی کااس سے بڑامظہراور کیاہو سکتاہے؟یہی اس حکومت کی تبدیلی ہے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ تعلیم کے شعبے میں رواں مالی سال میں:

- 21 نئے ڈگری کالجوں کی تعمیر مکمل کی گئی جبکہ 38 پر کام جاری ہے جوان شاء اللہ بہت جلد مکمل کرلی جائے گی۔
- آرمی پبلک سکول کے سانحہ کے بعد تمام سکولوں اور کالجوں میں چاردیواری کی تعمیر کیلئے 6 ارب روپے سے ایک ہنگامی منصوبہ شروع کیا گیا۔

- سرکاری کالجوں کے پرنسپلز اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کیلئے آٹھ ٹریننگ پروگرامز منعقد کئے گئے۔
- ضلع چترال کے سرکاری کالجوں اور فیکلٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام کیلئے خصوصی پیکج دیا گیا۔
- ہندکو ادبی اکیڈمی کے قیام کیلئے 7 کروڑ روپے منظور کئے گئے جبکہ آئندہ سال مزید رقم فراہم کی جائے گی۔
- صوابی میں خواتین یونیورسٹی اور غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ کے علاوہ صوبے کی دیگر 17 سرکاری یونیورسٹیوں کی مالی مدد کیلئے خطیر رقوم فراہم کی گئیں۔
- نوشہرہ اور ایبٹ آباد میں طالبات کیلئے ہوم اکنامکس کالجز قائم کئے گئے۔

جناب سپیکر!

- سکولوں میں بنیادی و اضافی سہولیات بشمول پانی کی فراہمی، اضافی کمروں کی تعمیر اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے کیلئے Conditional Grant Fund سے ایک منصوبہ شروع کیا گیا جس سے 12 ہزار 800 سکولز مستفید ہوئے۔
- سکول اساتذہ کی تربیت، نیز سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب درست کرنے کیلئے Teachers rationalization جیسے انقلابی اقدامات کئے گئے۔
- میرٹ کی بنیاد پر اساتذہ کی تقرری"، کی پالیسی پر سختی سے عملدرآمد کیا گیا اور NTS کی مدد سے 12 ہزار سے زائد اساتذہ کرام کی بھرتی اہلیت کی بنیاد پر کی گئی۔
- Independent Monitoring Unit نے ایک شفاف نظام کے تحت صوبے کے 28 ہزار 600 سرکاری سکولوں کی مؤثر نگرانی کا عمل شروع کیا۔
- اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے اور غیر حاضریوں کے مسئلہ سے نمٹنے کیلئے بائیومیٹرک حاضری کا نظام مرحلہ وار شروع کیا گیا ہے جو جلد ہی صوبے کے تمام اداروں میں نصب کر دیا جائے گا۔
- غیر حاضریوں کی بنیاد پر اب تک 5 ہزار 300 اساتذہ کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کی گئی ہے اور ایسے اساتذہ جو بغیر پیشگی اجازت کے غیر حاضر رہے، ان سے 10 ملین روپے کی ریکوری کی گئی۔

جناب سپیکر!

۲۱۔ ہماری حکومت نے شعبہ تعلیم کی بہتری کیلئے کئی انقلابی اقدامات اٹھائے۔ محدود وسائل کے باوجود تعلیم کیلئے خطیر رقوم مہیا کیں۔ 200 سکولوں میں سہولیات کی بہتری کیلئے 4 ارب روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔ صوبے کے پسماندہ علاقوں اور خواتین کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی۔

- سکولوں میں قائم 170 آئی ٹی لیبارٹریوں کو جدید کمپیوٹرز اور دیگر آلات فراہم کئے گئے۔
- سکولوں میں Missing facilities کی فراہمی کیلئے 7 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل ہے۔

۲۲۔ 100% یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کا حصول موجودہ حکومت کا بنیادی ہدف ہے، اس ہدف کے حصول کیلئے:

- رواں سال 260 نئے پرائمری سکولز قائم کئے گئے۔
- تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کیلئے "اقراء فروغ تعلیم ایجوکیشن واؤچر سکیم" کا دائرہ کار مزید کئی اضلاع تک بڑھایا گیا۔
- زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکول میں داخلہ دلانے کیلئے اس سال 2 مرتبہ مربوط داخلہ مہم چلائی گئی۔
- بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے سکولوں کے پرنسپلز اور اساتذہ کرام کیلئے بالترتیب ایک لاکھ روپے اور 50 ہزار روپے کا انعام مقرر کیا گیا۔
- 2 ارب 50 کروڑ روپے مالیت کے تدریسی کتب صوبہ بھر کے 54 لاکھ سے زیادہ طلباء اور طالبات کو مفت فراہم کی گئیں۔
- کوہستان اور تورغر کی طالبات کی حوصلہ افزائی کیلئے تین ہزار وظائف فراہم کئے گئے۔
- " ستوری د خیبر پختونخوا" سکیم کے تحت ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کیلئے ایک ہزار 226 ذہین طلباء و طالبات کو وظائف دیئے گئے۔
- "روخانہ پختونخوا پروگرام" کے تحت 110 مزید سکولوں کو امداد فراہم کی گئی۔

- 10 ہزار پرائمری سکولوں میں کھیل کود کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔آنے والی کئی نسلوں تک رہنے والی یہ تبدیلی لوگ محسوس کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر!

۲۳۔ تکنیکی تعلیم کی بہتری کیلئے صوبائی اسمبلی نے TEVTA Act 2015 کی منظوری دی ہے جس کے تحت TEVTA Board تکنیکی تعلیم کی نگرانی اور ترقی کیلئے اقدامات کرے گا۔اس کے نتیجے میں نہ صرف صنعتوں کو ہنر مند افرادی قوت مہیا کی جاسکے گی بلکہ نوجوانوں کی تکنیکی استعداد بڑھاکر خود روزگاری کو بھی فروغ ملے گا۔ تکنیکی تعلیم کے شعبے میں ہمارے صوبہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا ہے کہ پاکستان کی پہلی ٹیکنیکل یونیورسٹی یہاں قائم کی جارہی ہے،امید ہے کہ ستمبر 2015 سے ٹیکنیکل یونیورسٹی میں تدریسی عمل شروع ہوجائے گا۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ محکمہ صحت کے حوالے سے "صحت کا انصاف پروگرام" اور "صحت کا اتحاد پروگرام" کا ذکر پہلے ہوچکا ہے، یہاں میں چند دیگر اقدامات کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!

۲۵۔ رواں سال محکمہ صحت کے مختلف اداروں کی خدمات میں بہتری لانے کیلئے 2465 آسامیاں تخلیق کی گئیں۔ میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن کو مزید خود مختاری دینے کیلئے نیا قانون اسمبلی سے منظور کیا گیا اور ہیلتھ ریگولیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہاؤس جاب آفیسرز، ٹی ایم اوز، زیر تربیت اور چارج نرسوں کے ماہانہ وظائف میں قابل قدر اضافہ کیا گیا۔

ملیریا، تپ دق، ڈینگی، ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور تھیلسمیا کے تدارک کیلئے مربوط پروگرام جاری کئے گئے۔اس کے علاوہ حکومت نے ضلعی ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں، رورل ہیلتھ سنٹرز اور بنیادی صحت کے مراکز کی تعمیر کے ساتھ ساتھ طبی آلات کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا۔ موجودہ حکومت نے اس شعبے کے 93 منصوبوں کیلئے 8 ارب 28 کروڑ روپے مختص کئے جن میں 13 منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے اور درج ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

- خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں آنکھوں اور گائنی کے وارڈوں کو 122 ملین روپے کی مشینری جبکہ ICU میں بہتری لانے کیلئے 55 ملین روپے کی فراہمی۔

- ٹی بی کے 43ہزار اور سرطان کے 1200 غریب مریضوں کا مفت علاج۔
- محکمہ تعلیم کے طرز پر آزاد مانیٹرنگ یونٹ کا قیام۔
- شعبہ حادثات اتفاقیہ کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کرنے کیلئے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں اور ٹیچنگ ہسپتالوں کو ایک ارب روپے کی فراہمی۔
- ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہنگو، کوہاٹ اور نوشہرہ میں تعمیراتی کام کی تکمیل۔
- کالے یرقان کے مریضوں کا مفت علاج اور گردے کی بیماریوں کے شکار مریضوں کو مفت Dialysisاور پیوندکاری کی سہولیات۔
- ماؤں کی صحت اور حفاظتی ٹیکوں کی خدمات حاصل کرنے والوں کیلئے خصوصی ترغیبات۔
- 14 اضلاع میں انسولین بینک کا قیام اور شوگر کے مریضوں کو مفت علاج کی فراہمی۔
- پشاور میں ذوالفقار علی بھٹو پیرا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کی بلڈنگ کی تکمیل۔

An irreversible change

جناب سپیکر!

۲۶۔ صوبے کے غریب عوام کی فلاح کے مختلف منصوبوں کیلئے 15 ارب 96 کروڑ روپے دیئے گئے جن میں درج ذیل منصوبے قابل ذکر ہیں:

- روخانہ پختونخوا پروگرام۔
- اقراء فروغ تعلیم واؤچر سکیم۔
- طالبات کیلئے وظائف۔
- ستوری د پختونخوا وظائف۔
- دور دراز علاقوں میں ڈیوٹی دینے والی خواتین اساتذہ کو اضافی الاؤنسز۔
- مہلک بیماریوں کیلئے ہیلتھ انشورنس کیئر کا اجراء۔
- صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں ایمرجنسی سروس کو بہتر بنانا اور دیگر علاج مفت فراہم کرنا۔

جناب سپیکر!

۲۷۔ جب ہم بات کرتے ہیں سماجی بہبود کی اور انسانی بھلائی کی تو بے ساختہ یہ شعر لبوں پہ جاری ہوتا ہے:

ہے درددل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ اطاعت کیلئے کچھ کم نہ تھیں کروبیاں

خصوصی افراد معاشرے کا قابل قدر حصہ ہیں، حکومت نے ان کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کیلئے موجودہ اداروں کو مؤثر بنایا اور نئے منصوبے جاری کئے۔

- معذور افراد کی مالی اعانت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔
- 26 ملین روپے کی لاگت سے سپیشل ایجوکیشن کمپلیکس حیات آباد اور خصوصی افراد کیلئے ایک سنٹر آف ایکسیلینس کی تعمیر جاری ہے۔
- مستحق بیواؤں اور ناداروں کی فلاح و بہبود کیلئے گزشتہ برس قائم کئے گئے فاؤنڈیشن اور تنظیم للسائل والمحروم کے ادغام اور ایک نئے ادارے "خیبر پختونخواہ للسائل والمحروم فاؤنڈیشن" کے قیام کیلئے قانون سازی کی جارہی ہے۔

۲۸۔ صوبہ کے 12 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم کئے گئے ہیں۔ 23 ہزار 745 غیر محفوظ بچوں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے مسائل کو حل کیا گیا۔ 13 ہزار بچوں کو مالی اعانت بھی فراہم کی گئی ہے۔

۲۹۔ صنفی مساوات سے متعلق مسائل کو حل کرنے کیلئے Women Empowerment Policy منظور کی گئی ہے، علاوہ ازیں صوبائی کمیشن برائے وقار نسواں اور ضلعی کمیٹیاں برائے وقار نسواں قائم کی گئی ہیں، خواتین کو مقام ملازمت پر ہراساں کرنے کے قانون پر مؤثر عملدرآمد کیلئے صوبائی حکومت نے صوبے کی سطح پر محتسب کے ادارے کے قیام کی منظوری دی ہے جبکہ منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور علاج معالجہ کیلئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت غیر سرکاری تنظیموں کا تعاون بھی حاصل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۳۰۔ بلدیاتی حکومتوں کا قیام آئین پاکستان کا تقاضا اور ایک بنیادی قومی ضرورت ہے، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی، عوام کی شرکت سے جامع اور دیرپا یہی ترقی، عوام کو ان کے گھر پر بنیادی خدمات کی فراہمی، جمہوری رویوں کو پروان چڑھانے اور معاشرہ میں اجتماعیت کی فروغ کیلئے مقامی حکومتوں کا قیام ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تمام سیاسی، مالی اور انتظامی مشکلات کے باوجود ہم اس اہم فریضہ سے عہدہ برآ ہوئے۔ صوبہ بھر میں بلدیاتی انتخابات ہو گئے ہیں، ہمارا عزم ہے کہ اختیارات گاؤں کی سطح پر منتقل ہوں اور ضلعی سطح پر حقیقی ضلعی حکومت قائم ہو، اس مقصد کیلئے تمام تر اقدامات مکمل کئے جا چکے ہیں،

جیسے ہی مقامی حکومتیں قائم ہوں گی، ان کیلئے مختص ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مالی وسائل کی فراہمی کے ساتھ اختیارات بھی منتقل کر دیئے جائیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر!

۳۱۔ خیبر بینک ہمارے صوبے کا اہم معاشی ادارہ ہے جو نہ صرف سینکڑوں لوگوں کو روزگار فراہم کر رہا ہے بلکہ صوبائی حکومت کے مختلف Initiative کو بھی Implement کر رہا ہے۔ بینک نے اس سال 2 ارب 13 کروڑ روپے کا ریکارڈ منافع کمایا۔ بینک کے اثاثہ جات، خالص اثاثے، بینک کے مجموعی کھاتے، صنعتی قرضے، مختلف مالیاتی سکیموں میں سرمایہ کاری اور صنعتی قرضوں سے آمدنی، خدمات کی اجرت سمیت ہر شعبہ میں اضافے کا عمل جاری رہا۔ امسال بینک نے 16 نئی شاخیں کھولیں۔ اس وقت بینک کی 62 شاخیں روایتی بینکاری اور 54 شاخیں اسلامی بینکاری کی خدمات انجام دے رہی ہے۔ خیبر بینک کے تحت صوبائی حکومت نے اسلامک مائیکرو فنانس سکیم کا آغاز کر دیا ہے۔ حکومت کا یہ مصمم ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں ایک مکمل اسلامک مائیکرو فنانس بینک قائم کیا جائے گا جو صوبہ کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر!

۳۲۔ محکمہ توانائی و برقیات، مختلف دریاؤں، ندی نالوں پر توانائی کے پیداواری منصوبوں کی فزیبلٹی سٹڈی کر رہا ہے۔ ان منصوبوں سے حاصل ہونے والی بجلی کی مجموعی استعداد 2249 میگاواٹ تک ہو گی۔ حکومت اور نجی شعبے کی اشتراک سے تین بلین ڈالر لاگت کے دو ہائیڈرو پاور منصوبوں کی تعمیر کیلئے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے گئے ہیں، ان سے 1161 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ محکمہ توانائی و برقیات میں شمسی توانائی کے منصوبے بھی شروع کئے ہیں جن کے تحت 200 دیہات میں 5650 گھروں کو سولر سسٹم فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۳۳۔ شعبہ آبپاشی میں امسال حاصل کئے گئے اہداف میں گول بانڈہ ڈیم (کرک) مردان خیل ڈیم (کرک) پلئی ڈیم (چارسدہ) کی تکمیل شامل ہے جن سے 7 ہزار 800 ایکڑ بنجر زمین سیراب ہو گی۔ نوشہرہ صوابی اور کوہاٹ کے اضلاع میں تین ڈیموں کی تعمیر پر کام شروع ہو چکا ہے جن کی تکمیل سے مزید 7 ہزار

900ایکڑ اراضی، بنجر اراضی سیراب ہو گی۔ حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کا بوجھ کم کرنے کیلئے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر بھی کام کا آغاز کر دیا ہے جن کی تکمیل سے تقریباً 10 ہزار ایکڑ بنجر اراضی سیراب ہو گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر!

۳٤۔ حکومت نے زرعی ترقی کیلئے گزشتہ دو سالوں کے دوران سالانہ کئی نئے خصوصی منصوبے شروع کئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

- گومل زام ڈیم کی تعمیر۔
- موجودہ واٹر کورسز کی تعمیر اور بہتری کیلئے کمانڈ ایریا ڈیویلپمنٹ اور آن فارم واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ۔
- نامیاتی ٹیکنالوجی کے فروغ کا منصوبہ۔
- دیرپا زرعی ترقی برائے تحفظ خوراک کا منصوبہ۔
- چھوٹے زمینداروں کیلئے ہمواریٔ زمین کا منصوبہ۔
- شمسی توانائی برائے اضافہ پیداوار کا منصوبہ اور
- بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کیلئے چیک ڈیمز کی تعمیر جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔ ڈی آئی خان میں کھجور کی ترقی اور تجارت کیلئے باغات اور پراسیسنگ پلانٹ کی تعمیر کیلئے ایک ہزار ایکڑ زمین کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۳۵۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور کیلئے کلین اینڈ گرین پشاور منصوبے پر کام جاری ہے جس کے تحت اس شہر نگاراں پشاور کی مختلف شاہراہوں پر شجرکاری اور گل کاری کا اہتمام کیا گیا ہے اور مزید کی جا رہی ہے۔ جی ٹی روڈ اور رنگ روڈ کی کشادگی کا زیادہ تر کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ کام تیزی سے جاری ہے اور کسی نے، پشتو کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

ے تہ زمونږ وطن ئې، زمونږ ښار ئې، زمونږ کلے ئې گرانہ پیښورہ
مونږ تہ د پیرس او د لندن نہ سیوا ښکلے ئې گرانہ پیښورہ

(تالیاں)

ـ تہ زمونږ د مینې د جذبو ، د غورځنګونو کور ، تہ ئې د ګلونو کور
سترګې مو خوږېږی پہ تا ، تہ د بنائستونو کور ، تہ ئې د رنګونو کور

(تالیاں)

ـ تہ خو د فطرت د نور چینہ کښې لمبېدلے ئې ګرانہ پېښورہ
نو ځکہ خو صادق خپلو شعرونو کښې ستائیلے ئې ګرانہ پېښورہ

(تالیاں)

جناب سپیکر!

۳۶۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ (KP-BOIT) بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو صوبہ میں سرمایہ کاری کیلئے راغب کیا جائے۔ اس سلسلے میں دبئی میں ایک روڈ شو کا اہتمام کیا گیا ہے، صوبے میں اکنامک زون ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی بھی قائم کر دی گئی ہے جو کہ One window کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کے اشتراک سے موجودہ صنعتی بستیوں کا نظام بہتر کرے گی اور نئی صنعتی بستیاں قائم کرے گی۔

جناب سپیکر!

۳۷۔ رواں سال کابینہ نے آئی ٹی پالیسی کی منظوری دی جس سے سرکاری اداروں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعمیری استعمال کو فروغ ملے گا۔ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں رواں سال جیلخانہ جات اور سپیشل برانچ کی کمپیوٹرائزیشن کی، ٹریفک کیلئے ٹریفک کنٹرول سسٹم کا آزمائشی پروگرام بنایا، ڈیٹا بینک قائم کیا، صوبے میں پائے جانے والے قیمتی پتھروں، فرنیچر کی صنعت اور علاقائی مصنوعات اور صوبے کی ثقافت اور آثار قدیمہ کی تشہیر و ترویج کیلئے انٹرنیٹ کا مؤثر استعمال کیا۔

جناب سپیکر!

۳۸۔ بجلی کے خالص منافع اور اس کی وصولی کے بارے میں صوبائی حکومت کا مؤقف اور وفاقی حکومت اور واپڈا کا ردعمل آپ سب کے علم میں ہے، مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ صوبے کی معیشت کیلئے یہ معاملہ زندگی اور موت کے مترادف ہے، اسی لئے رواں مالی سال کے دوران محترم وزیر اعلیٰ کی قیادت میں حزب اختلاف کے مکمل تعاون کے ساتھ اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹے بغیر اس کو حاصل کرنے کیلئے جدوجہد جاری رکھی۔

جناب سپیکر!

۳۹۔ ثالثی ٹربیونل کے فیصلہ کے تحت صوبے کو 1991 سے 2005 تک بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات ادا ہو چکے ہیں جبکہ وزارت خزانہ حکومت پاکستان کی ذیلی ٹیکنیکل کمیٹی کی سفارشات کے مطابق (جن کی توثیق ٹیکنیکل کمیٹی کر چکی ہے) ایوارڈ کی رقم تاخیر سے جاری کرنے کے باعث مارک اپ کی مد میں56ارب 59 کروڑ روپے اور سال 2005 تا جون 2015 تک 88ارب روپے کے بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ واپڈا اور وفاقی حکومت 6 ارب سالانہ خالص منافع کی رقم بھی طے شدہ شیڈول کے مطابق ادا نہیں کرتی جس کی وجہ سے اس سال جون تک اس مد میں 2 ارب 60 کروڑ کی رقم واپڈا اور وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا ہے۔

۴۰۔ ہماری مسلسل کوششوں کے نتیجے میں وفاقی حکومت نے وزارت خزانہ حکومت پاکستان کی ذیلی ٹیکنیکل کمیٹی اور ٹیکنیکل سب کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق رائے کرتے ہوئے واجبات کی ادائیگی کا عندیہ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کی سنجیدہ کاوشوں کا اظہار صوبائی اعلیٰ سطحی وفود و وفاقی اعلیٰ سطحی قیادت کے ساتھ مسلسل ملاقاتوں سے ہوتا ہے۔ اس سلسلہ کی اہم ترین کڑی 12 مئی 2015 کو صوبائی حکومت اور حزب اختلاف کا پارلیمنٹ کے سامنے مشترکہ احتجاج اور دھرنا دینا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ اس مشترکہ دھرنے کے بعد ہونے والی اعلیٰ سطحی ملاقاتوں میں یہ طے پایا کہ صوبائی حکومت کی طرف سے مجوزہ معاہدے کا مسودہ وفاقی لاء ڈویژن کی رائے حاصل کرنے کے بعد مشترکہ مفادات کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے اس معاہدے کی بھرپور حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اس معاہدے کے نتیجے میں امید ہے کہ نہ صرف سابقہ واجبات کی وصولی ممکن ہو پائے گی بلکہ 1991 کی سطح پر منجمد کیا گیا منافع بھی Unfreeze ہو جائے گا جبکہ منافع کی سالانہ شرح میں اضافہ بھی طے ہو جائے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت اور اس کے تمام متعلقہ ادارے نیک نیتی اور خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مسئلہ کو مستقل طور پر حل کرنے اور صوبے اور وفاق کے درمیان اعتماد کی فضاء کو قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ہم حزب اختلاف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے تمام تر سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صوبہ کے وسیع تر مفاد کی خاطر ہم سے بھرپور تعاون کیا اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ تعاون جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

۴۲۔ اقلیتوں کیلئے سال 2014-15 میں 77 ملین روپے کی لاگت سے 9 منصوبے شروع کئے گئے جن میں اقلیتوں کی رہائشی کالونیوں اور مذہبی عبادت گاہوں کی تعمیر و ترقی، غریب اور مستحق افراد کو جہیز، مالی امداد اور علاج کی مد میں رقوم کی فراہمی، نوجوانوں کو باعزت روزگار کی فراہمی، سکولوں کی بہتری کیلئے اقدامات، طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف کی فراہمی اور وادی کیلاش کی اقلیتی برادری کیلئے خصوصی امدادی پیکج شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ رواں مالی سال میں محکمہ پولیس کی استعداد کار کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے کئی اقدامات کئے گئے ہیں، مثلاً:

- سوات اور صوابی میں پولیس ٹریننگ سکولز کا قیام۔
- پشاور میں سکول آف ٹریفک مینجمنٹ کا قیام۔
- مردان میں School of Public Disorder & Riot Management کا قیام۔
- نوشہرہ میں School of Explosive Ordnance Disposal کا قیام۔
- Rapid Response Force کا قیام۔
- Special Combat Unit کی تشکیل۔
- Counter Terrorism Department کا قیام۔
- سراغ رساں کتوں کی تربیت کیلئے Canine Unit کا قیام۔
- آن لائن ایف آئی آر رجسٹریشن سسٹم کا اجراء۔
- پشاور میں ٹریفک وارڈنز سسٹم کا آغاز۔
- پشاور میں جدید ترین فرانزک لیبارٹری کا قیام۔
- صوبہ میں سات پولیس لائنز، 33 پولیس سٹیشنز، 57 پولیس پوسٹس اور 31 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر۔

جناب سپیکر!

٤٤۔ حکومت نے دہشت گردی سے متاثرہ سویلین خاندانوں کی فلاح و بہبود کیلئے 200 ملین روپے پر مشتمل انڈومنٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کے قواعد و ضوابط مرتب کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

٤٥۔ آج کا دور Information Age کہلاتا ہے، اطلاعات کا جدید تصور ایک ایسے نظام کا تقاضا کرتا ہے جس میں روایتی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے علاوہ سوشل میڈیا اور موبائل فون نیٹ ورک بھی شامل ہوں۔ اس تناظر میں محکمہ اطلاعات جدید ٹیکنالوجی کو عملی طور پر اپنانے کیلئے ہمہ وقت کمر بستہ ہے۔ رواں مالی سال کے دوران نہ صرف Facebook اور ٹویٹر جیسی سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر حکومت کی مؤثر ترجمانی کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ ویب، ٹی وی اور ایس ای ایس سروس (8333) کے ذریعے بھی عوام کی اطلاعات تک رسائی یقینی بنائی۔

جناب سپیکر!

٤٦۔ محکمہ جیلخانہ جات کے تحت مردان میں ہائی سیکورٹی جیل کی تعمیر مکمل کی گئی۔ جیلوں میں حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانے کیلئے 156 ملین روپے کی خطیر رقم مختلف حفاظتی آلات کی خریداری کیلئے فراہم کی گئی جبکہ مختلف کیڈرز کی 1188 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ جیل میں خواتین قیدیوں کو فنی تربیت فراہم کرنے کا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ مختلف جیلوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے (واٹر فلٹریشن پلانٹس) نصب کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

٤٧۔ بزرگ شہری ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اس سال بھی بزرگ افراد کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کیلئے صوبے میں Senior Citizens Council اور Senior Citizens Welfare Fund کے ذریعہ مالی امداد کا سلسلہ جاری رہا۔ پنشنرز کو بینکوں کے سامنے قطاروں میں کھڑا ہونے اور موسم کی صعوبتوں سے بچانے کیلئے پنشن کی براہ راست بینک اکاؤنٹ میں منتقلی کے نظام کا اجراء کیا جاچکا ہے۔ پنشنرز اپنی صوابدید اور سہولت کے مطابق اپنے گھر کے قریب کسی بھی بینک میں اکاؤنٹ کھول کر اس کے ذریعے پنشن وصول کر سکتے ہیں، ان کو پنشن بک کی بجائے پنشنرز کارڈ جاری کئے جارہے ہیں۔ اس سلسلے کو وسعت دینے کیلئے ہماری حکومت نے ایک منصوبے کا آغاز کیا ہے، اس منصوبہ کے تحت ابتدائی مرحلے میں چار اضلاع میں 2012 سے پہلے کے پنشنرز کی پنشن کمپیوٹر پر منتقل کی

جا رہی ہے، اگلے مالی سال کے دوران بقیہ تمام اضلاع میں اس منصوبے کا اطلاق کیا جائے گا۔ اس سے پنشنرز کو سہولت حاصل ہو گی اور جعلی پنشنرز کی نشاندہی اور روک تھام کے نتیجے میں حکومت کو لاکھوں روپے ماہانہ کی بچت ہو گی۔

2014-15 کا نظر ثانی شدہ بجٹ

جناب سپیکر!

۴۹۔ اب میں آپ کے سامنے مالی سال 2014-15 کا نظر ثانی شدہ بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

۵۰۔ 2014-15 کے بجٹ میں کل وصولیات کا تخمینہ 404ارب 80 کروڑ 50 لاکھ روپے لگایا گیا تھا جبکہ نظر ثانی شدہ وصولیوں کا تخمینہ 397ارب 73 کروڑ 73 لاکھ روپے ہے۔

۵۱۔ رواں مالی سال 2014-15 کیلئے کل اخراجات کا تخمینہ 404ارب 80 کروڑ 50 لاکھ روپے لگایا گیا تھا جو کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں نظر ثانی کے بعد 397ارب 73 کروڑ 73 لاکھ روپے ہے۔

۵۲۔ اخراجات جاریہ کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 250ارب روپے لگایا گیا تھا، نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 255ارب روپے ہو گئی جو کہ ابتدائی تخمینہ سے تقریباً دو فیصد زیادہ ہے۔

بجٹ 2015-16

جناب سپیکر!

۵۳۔ اب میں درخواست گزار ہوں کہ مجھے آئندہ مالی سال 2015-16 کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت دی جائے، شکریہ۔

آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 487ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے ہے جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 21 فیصد زیادہ ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 487ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے لگایا گیا ہے، اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔

جناب سپیکر!

۵۴۔ مجھے یہ بیان کرتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خیبر پختونخوا کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے، تاہم موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں معمولی ردوبدل کیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

- غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس کے شیڈول دوم میں چند اصلاحات لانے کی تجویز ہے۔

1۔ کمرشل پراپرٹی کے شیڈول دوم میں ٹیکس کے مقامی عوامل 2001 میں طے کیے گئے تھے جو کہ گزشتہ پندرہ سالوں سے لاگو ہیں لہذا ان عوامل کی کیٹگری (اے تا سی) میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے جبکہ (Category D) میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔

2۔ اسی طرح سی این جی سٹیشنز، پٹرول پمپس اور سروس سٹیشنز جو کہ کمرشل پراپرٹی کے شیڈول دوم میں آتے ہیں، کے ٹیکس میں بھی منصفانہ اضافہ کیا گیا ہے۔

3۔ گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی شرح سال 2000 کے بعد نہیں بڑھائی گئی تھی۔ موجودہ شرح دوسرے صوبوں سے بھی کم ہے لہذا کچھ گاڑیوں جن میں کمرشل اور زیادہ انجن پاور والی گاڑیاں شامل ہیں، کی ٹیکس شرح میں معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ اسی طرح 1000cc گاڑیوں پر ایک دفعہ یکمشت -/10,000 روپے وصول کرنے کی تجویز ہے۔

- سپرٹ وغیرہ کے پرمٹ / لائسنس فیس کی شرح میں بھی مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔
- آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی صوبوں کو سونپی گئی تھی۔ صوبائی حکومت نے گزشتہ مالی سال کے آغاز سے خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی قائم کی ہے جسے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس سے وابستہ مختلف امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ سیلز ٹیکس کے فرسٹ شیڈول میں خدمات کا تعین ہے۔ لہذا تجویز ہے کہ فرسٹ شیڈول میں مزید سروسز کا اضافہ کیا جائے۔
- محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذریعے مختلف روٹس، پارکنگ فیس اور دیگر فیسوں کی وصولی کی جاتی ہے۔ ان فیسوں کی شرح میں بھی معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

- ناقابل ٹیکس آمدن کے مختلف ذرائع جن میں زراعت اور لائیو سٹاک کے شعبہ جات شامل ہیں۔ ان سے وصول کی جانے والی فیسوں میں مختلف مدوں کی شرح میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

۔ آئندہ مالی سال کیلئے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے صوبے کو 250 ارب 89 کروڑ 27 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔
- بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 30 ارب 14 کروڑ 65 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 19 ارب 41 کروڑ 28 لاکھ روپے دستیاب ہو سکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 33 فیصد کم ہے۔
- سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 14 ارب روپے ملنے کی توقع ہے جو کہ رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے کے اپنے دیگر محاصل سے تقریباً 37 ارب 12 کروڑ 47 لاکھ 90 ہزار روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 166 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 3 ارب 30 کروڑ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 16 فیصد زیادہ ہے۔ اس طرح صوبے کے اپنے محاصل کا مجموعی حجم 54 ارب 42 کروڑ 47 لاکھ 90 ہزار روپے ہو گا جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 89 فیصد زیادہ ہے۔
- پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کیلئے ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہوں گے۔

- اضافی اخراجات کیلئے گزشتہ سالوں کی بچت شدہ رقومات میں سے 14 ارب روپے کی فراہمی کی تجویز ہے۔
- بجلی کے خالص منافع کی مد میں 17 ارب روپے ملنے کی توقع ہے جبکہ خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں اس سال 51 ارب 87 کروڑ 30 لاکھ روپے فراہم کرنے کا وفاقی حکومت نے یقین دلایا ہے۔
- ہمارے جنگلات میں لکڑی کی ایک بڑی مقدار خشک اور افتادہ درختوں کی شکل میں ضائع ہو رہی ہے۔ حکومت نے محکمہ جنگلات کو ہدایت کی ہے کہ ایسی تمام لکڑی کو اکٹھا کرکے نزدیکی ٹمبر ڈپوؤں میں پہنچائے تاکہ اس کی نیلامی کی جاسکے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس سے حکومت کو 8ارب روپے کی آمدن ہو گی ان شاء اللہ۔
- دیگر متفرق وسائل سے 2ارب 25 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- اسی طرح Foreign Projects Assistance کی مد میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 487ارب 88 کروڑ 40لاکھ روپے ہے جس میں 289 ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کی نسبت تقریباً19 فیصد زیادہ ہیں۔چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

جناب سپیکر! میں توجہ چاہتا ہوں، حکومت نے اتنی بڑی انقلابی تبدیلیاں لائی ہیں تاکہ ان کی اور Projection ہو جائے۔

- تعلیم کیلئے 97ارب 54 کروڑ 22 لاکھ 13 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 21 فیصد زیادہ ہیں۔
- صحت کیلئے 29ارب 95 کروڑ 34 لاکھ 40 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً19 فیصد زیادہ ہیں۔
- سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کیلئے ایک ارب 37 کروڑ 21 لاکھ 19 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 23 فیصد زیادہ ہیں۔

- پولیس کیلئے 32ارب 74کروڑ 52لاکھ 44ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 15فیصد زیادہ ہیں۔
- آبپاشی کیلئے 3ارب 60کروڑ 91لاکھ 95ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12فیصد زیادہ ہیں۔
- زراعت کیلئے 3ارب 51کروڑ 98لاکھ 69ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12فیصد زیادہ ہیں۔
- ماحولیات وجنگلات کیلئے ایک ارب 83کروڑ 78لاکھ 33ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12فیصد زیادہ ہیں۔
- مواصلات و تعمیرات کیلئے دوارب 76کروڑ 36لاکھ 43ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 11فیصد زیادہ ہیں۔
- پنشن کیلئے 36ارب 99کروڑ 30لاکھ 25ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 20فیصد زیادہ ہیں۔
- گندم پر سبسڈی کیلئے 2ارب 90کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 7فیصد زیادہ ہیں اور قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 7ارب 2کروڑ 10لاکھ 90 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 1.3فیصد کم ہیں۔

جناب سپیکر!

۵۷۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کا مؤثر نظام بنانے کیلئے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں یعنی فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۸۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 259ارب 16کروڑ 96لاکھ روپے فلاحی بجٹ کیلئے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 53فیصد ہے۔اسی طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 18فیصد زیادہ ہے۔

۵۹۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 53ارب 83کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 11فیصد ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 19فیصد کم ہے۔

٦٠۔ ترقیاتی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال 174 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 36 فیصد بنتا ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 25 فیصد زیادہ ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16

جناب سپیکر!

٦١۔ اب میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2015-16 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 174 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے ہے جس میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام پچھلے سال کے مقابلے میں 26 فیصد زیادہ ہے۔
- آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 142 ارب روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینے سے 42 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبائی پروگرام 1525 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 911 جاری اور 614 نئے منصوبے شامل ہیں۔
- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کیلئے مختص کی ہیں تاکہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔

جناب سپیکر!

٦٢۔ میں یہ بتاتے ہوئے نہایت اطمینان اور خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ تمام دوست ممالک نے نہ صرف صوبائی حکومت کی پالیسیوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے بلکہ صوبائی حکومت کی مرتب کردہ حکمت عملی جس میں مربوط ترقیاتی حکمت عملی، سٹریٹیجک ڈیویلپمنٹ پارٹنر شپ فریم ورک اور اکنامک گروتھ سٹریٹیجی کو دوست ممالک نے نہایت پذیرائی دی ہیں۔ آئندہ مالی سال سے یہی دوست ممالک دوطرفہ تعاون کے علاوہ 15 ارب روپے سے زائد امداد "ملٹی ڈونرز ٹرسٹ فنڈز" کے ذریعے دیں گے جو کہ آئندہ چار سال میں مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۳۔ مجھے یہ بھی بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ موجودہ مالی سال میں بیرونی امداد سے چلنے والے 7 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور ان کے اثرات عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اسی دوران صوبائی حکومت نے دوست ممالک کے ساتھ نئے منصوبے شروع کرنے کیلئے گفت و شنید مکمل کی جس کے نتیجے میں آئندہ مالی سال تقریباً 14 ارب روپے کی لاگت سے تین اہم منصوبے "قانون کی بالادستی"، "ضلعی حکومتیں اور معاشی ترقی" اور One UN Program کے تحت مختلف منصوبے شروع کر رہی ہے۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے تمام دوست ممالک اور معاونتی اداروں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت ان کے نمائندوں اور اہلکاروں کو ہر قسم کے تعاون کے ساتھ ساتھ مکمل تحفظ فراہم کرے گی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر!

۶۴۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صوبائی حکومت نے کئی اداروں کو خود مختاری دی ہے جس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی، پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن اور تیل اور گیس کی کمپنیوں کا قیام قابل ذکر ہے۔ میں بین الاقوامی اداروں اور دوست ممالک کو ان خود مختار اداروں میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتا ہوں اور یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت نے سرمایہ کاروں کی سہولت اور بروقت فیصلہ سازی کیلئے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں ایک علیحدہ سیل بھی تشکیل دیا ہے۔

جناب سپیکر!

۶۵۔ آئندہ مالی سال میں بیرونی امداد کی مد میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے کی خطیر رقم متوقع ہے جس میں 27 ارب 66 کروڑ روپے گرانٹ جبکہ 5 ارب 22 کروڑ 30 لاکھ روپے آسان شرائط پر قرضہ شامل ہوگا۔

جناب سپیکر!

۶۶۔ ہمیں امداد دینے والے دوست ممالک میں حکومت برطانیہ، جاپان، امریکہ، ناروے، جرمنی، سویٹزرلینڈ، اٹلی اور آسٹریلیا کے علاوہ عالمی ادارے جن میں اقوام متحدہ، یورپی یونین، عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور یو ایس ایڈ، ڈی ایف آئی ڈی، جی آئی زیڈ شامل ہیں جو بنیادی و ثانوی تعلیم، بنیادی صحت، دیہی ترقی، پولیس انفراسٹرکچر، بجلی و توانائی ہے اور گڈ گورننس کے منصوبوں پر کام کر رہی ہیں۔ میں اس

معزز ایوان کے توسط سے ان تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس صوبے کی ترقی میں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ صوبائی حکومت ان کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

٦٧۔ حکومت خیبر پختونخوا نے "پاک چائنا اقتصادی راہداری" کے سمجھوتے کے تحت کل 19 منصوبوں کو پی ایس ڈی پی میں شامل کرنے کیلئے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے جن میں انرجی اینڈ پاور کے 10 منصوبے، آبپاشی کے 08 منصوبے اور سوات ایکسپریس وے کی تعمیر کا منصوبہ شامل ہے۔ ان منصبوں کی کل مالیت 5320 ملین ڈالرز ہے، ان کی تکمیل سے صوبے کو اضافی 1700 میگاواٹ بجلی ملنے کے ساتھ ساتھ تین لاکھ ایکڑ اراضی کی سیرابی کیلئے پانی بھی فراہم ہوگا ان شاء اللہ جس سے نہ صرف صوبے کی معیشت بہتر ہوگی بلکہ روزگار کے مواقع بھی بڑھیں گے۔

جناب سپیکر!

٦٨۔ اب میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 16-2015 میں چیدہ چیدہ شعبوں کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

٦٩۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی جب تک وہ علم کی روشنی سے آراستہ نہ ہو۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے تعلیم کے شعبے کو ترجیحی بنیادوں پر سرفہرست رکھا ہے۔

؎ مایوسی میں امید کے کچھ خواب دکھائے
تعلیم ہمیں جینے کے آداب سکھائے

اس سلسلے میں صوبے بھر میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، ان کی اپ گریڈیشن اور موجودہ سکولوں میں ضروری مرمت اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ صوبے میں یکساں نصاب تعلیم کو مزید وسعت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کیلئے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں سرکاری

کالجوں میں فرنیچر، کمپیوٹرز، لائبریری کتب، مشینری ولیبارٹری کے آلات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ پرائمری اور ثانونی تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 2015-16 میں 10 ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل 71 منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔ ان میں 49 جاری منصوبوں کیلئے 7 ارب 95 کروڑ روپے جبکہ 22 نئے منصوبوں کیلئے 2 ارب 24 کروڑ 99 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہیں۔ مزید برآں ضلعی بجٹ میں کم از کم 20 فیصد تعلیم کے شعبے کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ اس طرح اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 2015-16 میں 5 ارب 51 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل 67 منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔ ان میں 39 جاری منصوبوں کیلئے 3 ارب 85 کروڑ 30 لاکھ روپے جبکہ 28 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 66 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے اہم اہداف درج ذیل ہیں:

- صوبے میں 150 نئے پرائمری سکولز برائے طلباء وطالبات قائم کیے جائیں گے۔
- صوبے میں 100 نئے سیکنڈری سکولز برائے طلباء وطالبات کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- 50 گرلز مڈل سکولز کو ہائی اور 50 گرلز ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔

(تالیاں)

- 500 گورنمنٹ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- بنیادی تعلیم کیلئے 500 کمیونٹی سکولز قائم کئے جائیں گے۔
- سکولوں کے بچوں کو صحت کے تحفظ کیلئے 10 کروڑ روپے کی لاگت سے سکول فیڈنگ پروگرام کا اجراء کیا جائے گا۔
- صوبہ بھر میں سکول نہ جانے والے بچوں کی مکمل تعداد جاننے کیلئے ایک سروے کیا جائے گا تاکہ اس سلسلے میں موزوں اقدامات اٹھائے جائیں۔
- سکولوں میں ڈیڑھ ارب روپے کی لاگت سے نیا فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔
- ایلمنٹری ایجوکیشن فاونڈیشن کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی جائے گی۔
- ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

- صوابی میں لڑکیوں اور دیر بالا میں لڑکوں کے گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز کے قیام جبکہ چارسدہ اور بونیر کے اضلاع میں قائم شدہ گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنس (GCMS) کیلئے اپنی بلڈنگ کی تعمیر کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز ڈیرہ اسماعیل خان کی بلڈنگ کی از سر نو تعمیر کی جائے گی۔
- صوبے میں سرکاری لائبریریز کی تعمیر و مرمت اور دیگر سہولیات کیلئے 8 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔
- حویلیاں میں ہزارہ یونیورسٹی کیمپس کو ایک مکمل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے گا۔
- صوبے کے مختلف کالجز میں ڈیجیٹل سائنس لیبارٹریز اور ڈیجیٹل لائبریریز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- گورنمنٹ کالجز کے اساتذہ کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی کیلئے 10 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔
- محکمہ اعلیٰ تعلیم کے تربیتی ادارے ہائر ایجوکیشن ٹیچرز ٹریننگ اکیڈیمی (HETTA) پندرہ کروڑ کی لاگت سے تعمیر کی جائے گی۔
- مردان میں ایک ویمن یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ شروع کیا جائے گا جبکہ دیر بالا میں انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے سب کیمپس کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ صوبے میں جن مڈل سکولوں میں تھیالوجی ٹیچر اور پی ای ٹی کی جو آسامیاں موجود نہیں، ان میں یہ آسامیاں تخلیق کی جائیں گی۔
- پرائمری سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز، مڈل اور ہائی سکولز کے ہیڈ ماسٹرز اور ہائر سیکنڈری سکولولز کے پرنسپلز کے چارج الاؤنس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جارہا ہے۔
- سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیم کا معیار بلند کرنے اور ان کی کارکردگی بہتر کرنے کیلئے آزمائشی طور پر پانچ اضلاع میں ایک ایک ہائی سکول کا نظم و نسق نجی شعبے کے شراکت سے چلانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

۷۰۔ موجودہ حکومت نے صحت کے شعبے کی اہمیت کے پیش نظر جامع منصوبہ بندی کی ہے جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ڈینگی سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں اور ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے علاوہ کینسر اور یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔ غربت کے خاتمے کے پروگرام کے تحت صوبے بھر میں طبی و جراحی آلات کی فراہمی کے علاوہ بنیادی صحت کے منصوبوں پر بھی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ پولیو و دیگر متعلقہ بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے ایک نیا پانچ سالہ پروگرام "خیبر پختونخوا ایمونائزیشن پروگرام "GAVI فنڈ کی مالی معاونت سے شروع کیا جائے گا۔ ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس اور تھیلسمیا کے کنٹرول کیلئے ایک نیا مربوط پروگرام شروع کیا جائے گا۔ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں صحت کے شعبے کے 98 منصوبوں کیلئے 8 ارب 28 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ مزید برآں بجٹ میں بھی کم از کم 10 فیصد شعبہ صحت کیلئے مختص کیا گیا ہے جن کے ذریعے درج ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے ان شاء اللہ:

- ڈویژنل سطح پر ایبٹ آباد، ڈی آئی خان اور سوات میں فوڈ اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر مکمل کر کے آپریشنل کیا جائے گا۔
- نوشہرہ میڈیکل کالج اور ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل کالج پشاور کیلئے عمارتوں کی تعمیر جبکہ تیمر گرہ میں میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور میں آرتھوپیڈک اور ریڑھ کی ہڈی کی سرجری کے یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- صوبہ بھر کے تمام میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوٹس کی بہتری اور بحالی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۱۔ شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کے تحت صوبہ بھر کے فلاحی مراکز میں بے سہارا خواتین و یتیم بچوں کیلئے سکل ڈیویلپمنٹ پروگرام معذور اور معمر افراد کیلئے وظائف، منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی کفالت کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں اس شعبے کے 26 منصوبوں کیلئے 52 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہوں گے:

- 2500 خواتین کو سلائی کڑائی کا ہنر سکھایا جائے گا۔
- سوشل ویلفیئر کمپلیکس نوشہرہ اور ماڈل انسٹی ٹیوٹ برائے سٹریٹ چائلڈ "زمونږ کور" کا قیام۔
- تبدیلی (TABDEFLI) سنٹر کے قیام کے ساتھ ساتھ محکمہ زکواۃ وعشر کے دفتر کو بھی تعمیر کیا جائے گا۔
- سوات میں خواتین ووکیشنل سنٹر کو مکمل کیا جائے گا۔
- ہری پور میں خصوصی بچوں کی تعلیم و بحالی کے ادارے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بونیر میں یتیم اور بے سہارا بچوں کی بحالی کے مرکز کو بھی مکمل کیا جائے گا۔
- پشاور میں موجودہ نابینا اور قوت سماعت سے محروم بچیوں کا درجہ ثانوی تک بڑھایا جائے گا جبکہ ضلع مردان میں نابینا اور قوت سماعت سے محروم بچوں کیلئے سکول بھی تعمیر کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۲۔ محکمہ بہبود آبادی کے 12 منصوبوں کیلئے 34 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن کی مدد سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- صوبے کے چار اضلاع میں موبائل شفاخانوں کا قیام۔
- ٹانک، دیر لوئر، لکی مروت اور کرک میں تولیدی مراکز صحت کی تعمیر۔
- ایبٹ آباد میں اور ملاکنڈ میں علاقائی اور تربیتی اداروں (RTIs) کی تعمیر۔
- خیبر پختونخوا پاپولیشن ریسرچ اور ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔

جناب سپیکر!

۷۳۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال کو سیاحوں کیلئے مزید پرکشش بنائے جائیں گے۔ سیاحوں کیلئے سہولیات اور سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت دی جائے گی۔ سیاحت کے شعبے میں نئے منصوبوں کو شروع کرنے اور ان کو بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کھیلوں کے فروغ کیلئے بڑے پیمانے پر منصوبے شروع کئے گئے ہیں تاکہ باصلاحیت نوجوان ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کر سکیں۔ تاریخی

عمارات کی بحالی اور تحفظ کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ طلباء کو عجائب گھروں اور تاریخی مقامات کے مطالعاتی دورے کرائے جائیں گے تاکہ ان کو اپنی تہذیب وتمدن سے آگاہی حاصل ہوسکے۔اس کے علاوہ معلوماتی مراکز برائے سیاحت و نوجوانان کو مرحلہ وار طور پر پورے صوبے میں پھیلایا جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ علاقائی ہوٹل انڈسٹری کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ان مقاصد کے حصول کیلئے صوبائی حکومت نے 16-2015 میں 54 منصوبوں کیلئے ایک ارب 32 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے ان شاء اللہ:

- صوبے کے مختلف اضلاع جن میں سوات، چترال، مردان اور صوابی میں میوزیم کیمپس کو ترقی دی جائے گی۔
- ضلع سوات میں آثار قدیمہ کے 11 مختلف جگھوں کو محفوظ کرنے اور ان کو ترقی دینے کیلئے زمین کا حصول بھی عمل میں لایا جائے گا۔
- گور گھٹڑی میں ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنے کیلئے جامع منصوبہ شروع کیا جائے گا۔
- نشتر ہال پشاور کی تزئین وآرائش کی جائے گی۔
- صوبے میں اپنی نوعیت کی پہلی لیب برائے تحفظ آثار قدیمہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- صوبے میں علاقائی ثقافتی ورثہ کو فروغ دیا جائے گا۔
- صوبے میں کھیلوں کے فروغ کیلئے 76 میدان قائم کرنے کے ساتھ ساتھ سرکاری سکولوں میں پلے گراونڈز جبکہ کوہاٹ میں ایک سپورٹس کمپلیکس اور پشاور میں ایک سکواش کمپلیکس بھی تعمیر کیا جائے گا۔
- خواتین کیلئے ضلع پشاور میں 'ان ڈور' سپورٹس کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
- صوبے کے کھلاڑیوں کو نہ صرف کھیلنے کے مواقع میسر کئے جائیں گے بلکہ ان کو کھیل کا سامان بھی مہیا کیا جائے گا۔
- صوبے میں سیاحت کے فروغ کیلئے 20 کروڑ 31 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے ذریعے مختلف سیاحتی مراکز میں سہولیات کی فراہمی کی جائے گی۔
- صوبے کے تمام اضلاع میں نوجوانوں کیلئے جوان مراکز قائم کئے جائیں گے جن کے ذریعے مختلف تعمیری سرگرمیوں کا بھی آغاز کیا جائے گا۔

- Jeepable track، تفریحی مقامات اور سیاحوں کیلئے کیمپس کا قیام۔
- سیاحوں کیلئے واٹر سپاٹ کی سہولت مہیا کرنا۔

جناب سپیکر!

۷۴۔ صوبائی حکومت نے شعبہ مذہبی امور کے کل 18 منصوبوں کیلئے 22 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن کے اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

- دینی مدارس کے طلباء میں وظائف تقسیم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مسجد مہابت خان پشاور کی مرمت اور بحالی کا کام شروع کیا جائے گا۔
- اقلیتی برادری کے مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں کو سیکورٹی فراہم کی جائے گی جبکہ ان کے رہائشی علاقوں کی بہتری اور بحالی کے کام کے علاوہ اقلیتی برادری کو ویلفیئر پیکج بھی دیا جائے گا۔ اقلیتی برادری کے طلباء اور طالبات کو وظائف اور درسی کتب دیئے جائیں گے اور یونیفارم بھی فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت و بحالی کے کئی منصوبے شروع کئے جارہے ہیں۔ صوبے کے مختلف اضلاع میں تقریباً 880 کلومیٹر پختہ سڑکیں، آر سی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 329 منصوبوں کیلئے 13 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 40 فیصد زیادہ ہیں جس کے اہداف درج ذیل ہیں:

- صوبے میں سڑکوں کی تعمیر۔
- سوات ایکسپریس وے کی تعمیر کا منصوبہ۔
- دریائے سوات کے دائیں کنارے چکدرہ سے مدین تک روڈ کی تعمیر۔
- 64 کلومیٹر طویل نظام پور کوہاٹ روڈ کی تعمیر۔
- ہری پور بائی پاس روڈ کیلئے اراضی کے حصول و تعمیر کا منصوبہ۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ عمارات کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں 40 منصوبوں کیلئے ایک ارب 27 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کئے جائیں گے جو کہ درج ذیل ہیں:

- پشاور میں صوبہ خیبر پختونخوا سروسز اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- سرکاری ملازمین کیلئے ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- اسلام آباد اور ایبٹ آباد میں خیبر پختونخوا ہاؤس جبکہ شاہی مہمان خانہ اور محکمہ اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن میں شمسی توانائی کے ذریعے بجلی کی فراہمی، آٹومیٹک گیٹس اور خفیہ سیکورٹی کیمروں کی تنصیب شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۷۷۔ مکانات کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں 10 منصوبوں کیلئے 95 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں جن میں سول کوارٹرز میں فلیٹس کی تعمیر، صوبے میں لینڈ ڈیویلپمنٹ کمپنی کیلئے جائزہ رپورٹ کے علاوہ حیات آباد میں صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی کیلئے دفتر کی تعمیر جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر کی مدد سے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے جائیں گے جس کیلئے جائزہ رپورٹ پہلے سے شروع کی جا چکی ہے۔

- پشاور ماڈل سٹی (ایک لاکھ 17 ہزار کنال)
- موٹروے سٹی نوشہرہ (80 ہزار کنال)
- ہنگو ٹاؤن شپ (10 ہزار کنال)
- کاغلشت ٹاؤن شپ چترال (20 ہزار کنال)

جناب سپیکر!

۷۸۔ موجودہ حکومت نے دیہی و شہری ترقی کیلئے 16-2015 میں 51 منصوبوں کیلئے 17 ارب 76 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل ہیں جن کے اہداف درج ذیل ہیں:

- جی ٹی روڈ جمرود روڈ N-5 پر مخصوص یوٹرن (Elevated U Turn) کی تعمیر۔

- ناصر باغ روڈ، ورسک گریویٹی کینال روڈ، جمرود روڈ کی اپ گریڈیشن و بحالی اور توسیع۔
- حیات آباد کے پارکوں اور رنگ روڈ کے جنوبی سیکشن میں شمسی توانائی کے لائٹس کی تنصیب۔
- حیات آباد فیز تھری فلائی اوور کو چھ مہینوں میں ان شاء اللہ مکمل کیا جائے گا۔
- حیات آباد سے چارسدہ روڈ تک رنگ روڈ بمعہ سروس روڈ مکمل کیا جائے گا۔
- ضلعی حکومتی سیکرٹریٹ پشاور کی تعمیر کی جائے گی۔
- منتخب شدہ ترقیاتی اتھارٹیز میں بنیادی ڈھانچے کی بہتری لائی جائے گی۔
- یونیورسٹی روڈ پشاور کی توسیع اور رنگ روڈ کے Missing link کے منصوبے کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ پینے کے پانی کی فراہمی کے 93 منصوبوں کیلئے 7ارب 36کروڑ 20لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 26 فیصد زیادہ ہیں جن سے مختلف اہداف حاصل ہوں گے۔

- کرک کے مختلف یونین کونسلوں کو پانی فراہم کرنے کیلئے گریویٹی واٹر سپلائی سکیم شروع کی جائیں گی۔
- صوبے میں 200 واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلایا جائے گا۔
- سوات میں مٹہ کے مقام پر پینے کے صاف پانی کی سکیموں کو مکمل کیا جائے گا جبکہ ملاکنڈ میں بٹ خیلہ ٹاؤن کی آب نوشی سکیم کو بھی مکمل کیا جائے گا۔
- صوبے کے تمام اضلاع میں پینے کے صاف پانی اور صفائی ستھرائی کیلئے ساڑھے پانچ ارب روپے کی لاگت سے ایک جامع منصوبہ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ صوبائی حکومت نے توانائی و بجلی کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے دوران 39 منصوبوں کیلئے ایک ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جو کہ خاص اہمیت کے حامل ہیں، اس پہ خرچ ہوں گے ان شاء اللہ۔ ان میں سر فہرست منصوبوں میں ضلع مانسہرہ میں ناران ڈیم (188 میگاواٹ) جبکہ ضلع شانگلہ میں غور بند، بٹگرام میں نندیہار، چترال میں موجی گرام شغور، استار روبونی اور ارکری گول جیسے پن بجلی گھروں کی

تعمیر شامل ہے۔ ان سے تقریباً206 میگا واٹ بجلی بھی پیدا ہو گی۔ اس کے علاوہ دیر اپر میں شرینگل، بریکوٹ، پتراک اور شیگو کچ میں چھوٹے پن بجلی گھروں کی تعمیر سے تقریباً(171 میگاواٹ) بجلی میسر ہو گی۔ علاوہ ازیں نہروں پر10 مائیکرو ہائیڈل پاور پلانٹس بھی تعمیر کئے جائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل لیبارٹری بھی قائم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ آئندہ سال آبپاشی کے 202 منصوبوں کیلئے 6ارب 87 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 45 فیصد زیادہ ہیں۔اس شعبے کے اہم منصوبے درج ذیل ہیں:

- پشاور جوئے شیخ کینال اور سول کنٹھ کے بندوں کی بہتری۔
- نوشہرہ میں میروبی اور جڑوبہ ڈیموں کی تعمیر۔
- کرک میں لتمبر ڈیم کی تعمیر۔
- خیشگی لفٹ ایریگیشن سکیم کی بہتری۔
- سیلاب سے بچاؤ کیلئے حفاظتی پشتوں کے ساتھ ساتھ صوبے کے مختلف اضلاع میں نہروں سے منسلک 460 کلو میٹر سڑکوں کی بہتری اور بحالی۔
- ڈیرہ اسماعیل خان (پنیالہ) میں بند اور پل کی توسیع۔
- سوات میں نہروں اور نالوں سے منسلک سڑکوں کی تعمیر۔
- دیر لوئر بلامبٹ ایریگیشن سکیم فیز ٹو کے حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔
- صوبہ بھر میں شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب میں اضافہ۔
- صوبے میں چھوٹے نالوں، جوہڑوں اور تالابوں کی تعمیر۔
- صوبے بھر میں سرکل لیول پر ٹیسٹنگ لیبارٹریز کا قیام۔

جناب سپیکر!

۸۲۔ شعبہ زراعت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں 47 منصوبوں کیلئے ایک ارب 58 کروڑ70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے درج ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- 3980 ایکڑ رقبے پر پھلوں کے نئے باغات لگائے جائیں گے۔

- ایک لاکھ 65 ہزار ترقی دادہ پھلدار اور زیتون کے پودے کسانوں میں مفت تقسیم کئے جائیں گے۔
- 7 ہزار میٹرک ٹن گندم اور 100 میٹرک ٹن مکئی کا تصدیق شدہ بیج پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ کسانوں میں بہتر پیداوار کیلئے بھی تقسیم کیا جائے گا۔
- بے موسمی سبزیات کو پیدا کرنے کیلئے 86 ٹنل فارمز لگائے جائیں گے۔
- گندم، مکئی، گنے، کپاس، چاول، انگور اور زیتون وغیرہ کے 498 تحقیقی تجرباتی پلاٹس لگائے جائیں گے۔
- 16 ہزار 516 زمینداروں اور محکمے کے اہلکاروں کو فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور امور حیوانات کی تربیت دی جائے گی۔
- گندم، مکئی، چاول، مونگ پھلی اور چنے کی پیداوار اور پیاز کے بیج کی پیداوار کیلئے 603 ٹیکنالوجی ٹرانسفر سنٹر قائم کئے جائیں گے۔
- شمسی توانائی سے چلنے والے 181 پمپس بھی نصب کئے جائیں گے۔
- پھل اور سبزیات کو خشک کرنے کیلئے شمسی توانائی کے 8 خشک دان (Dehydrator) لگائے جائیں گے۔
- 3400 کھالوں کی تعمیر و مرمت اور پانی جمع کرنے کیلئے 500 ذخائر کی تعمیر۔
- زمین ہموار کرنے کیلئے لیزر ٹیکنالوجی کے 40 لیولر کسانوں کو 50% رعایتی نرخوں پر مہیا کئے جائیں گے۔
- صوابی میں 170 کنال اراضی پر ماہی پروری کیلئے ہیچری قائم کی جائے گی جس سے تربیلا اور خان پور کی جھیلوں میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔ اس کے علاوہ نجی صنعت کو بھی پونگ / تخم مہیا کیا جائے گا۔
- 2 لاکھ 40 ہزار جانوروں کا علاج کیا جائے گا جبکہ 30 لاکھ جانوروں کی ویکسینیشن کی جائے گی۔
- 30 پرانے شفاء خانہ حیوانات کی بحالی عمل میں لائی جائے گی۔
- چترال اور صوابی میں حیوانات پر تحقیق کے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

۸۳۔ صوبائی حکومت نے کاشتکاروں کو بہتر بیج اور مفت زرعی مشورے کی فراہمی کیلئے تین سال پر محیط تین ارب 60 کروڑ روپے کا انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام شروع کیا ہے، اس کا مقصد فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔

جناب سپیکر!

۸۴۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں شعبہ صنعت کے 36 منصوبوں کیلئے 3 ارب 47 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل ہیں۔

- اقتصادی زونز کی ترقی اور مینجمنٹ کیلئے کمیٹی کا قیام۔
- سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام۔
- گدون امازئی انڈسٹریل اسٹیٹ کی انفراسٹرکچر کی بحالی اور بہتری۔
- حطار انڈسٹریل اسٹیٹ میں 132 KV گرڈ سٹیشن کا قیام۔
- کوہاٹ اور کرک میں انڈسٹریل اسٹیٹس کیلئے زمین کی خریداری۔
- ملاکنڈ اور ایبٹ آباد میں انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام۔
- ڈی آئی خان، بنوں، کوہاٹ اور مانسہرہ میں موجود چھوٹی صنعتی بستیوں کی بحالی۔
- صوابی میں کنسٹرکشن مشینری ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت کے ساتھ ساتھ چترال میں محکمہ معدنیات کے ضلعی دفتر کیلئے زمین کا حصول، معدنیات کے ذخائر تک رسائی کیلئے سڑکوں کی تعمیر اور Metallurgy کے تحقیقی مراکز کے قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 2015-16 میں اس شعبے کے 16 منصوبوں کیلئے 62 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۔ محکمہ ٹرانسپورٹ میں آئندہ سال پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت پشاور ٹرانسپورٹ کمپلیکس کا قیام، ڈرائی پورٹ کا قیام، پشاور اور ڈی آئی خان میں ٹرک ٹرمینل کیلئے زمین کی خریداری کے

منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں ٹرانسپورٹ کے 10 منصوبوں کیلئے 23 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۷۔ محکمہ جنگلات میں آئندہ مالی سال کے دوران جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ اس شعبہ کے 56 منصوبوں کیلئے ایک ارب 8 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 7 فیصد زیادہ ہیں۔ مجوزہ اہم منصوبوں میں:

- ایبٹ آباد میں بائیوڈائیورسٹی کے ذریعے جنگلات اگانے کا منصوبہ۔
- بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن (Billion Tree Sunami Afforestation) کے نام سے پاکستان کی تاریخ میں شجرکاری کا سب سے بڑا منصوبہ۔
- صوبے کے مختلف اضلاع میں پارکوں کی ترقی اور انتظام کو بہتر بنانا۔
- رینج مینجمنٹ انیشی ایٹیو (Range Management Inniative) کو متعارف کرانا۔
- پی ایف آئی پشاور اور شنکیاری سٹیشن کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری اور استعداد کار بڑھانا۔
- بنوں اور لکی مروت میں جنگلی حیات کی افزائش اور سیاحوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی۔

جناب سپیکر!

۸۸۔ صوبائی حکومت نے شعبہ ماحولیات کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں آٹھ منصوبوں کیلئے پانچ کروڑ روپے مختص کئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ دو نئے منصوبے شامل کئے گئے ہیں جس میں ماحولیاتی تبدیلی کے مطالعے کیلئے ایک ادارے کا قیام اور ادارہ تحفظ ماحولیات کے اہلکاروں کی استعداد کار کو بہتر بنانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۹۔ غلہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس کی حفاظت اور معیار کو برقرار رکھنے کیلئے ٹانک میں پانچ ہزار ٹن، ہنگو میں دو ہزار ٹن، چترال میں چار ہزار ٹن اور دیر میں چھ ہزار ٹن غلہ ذخیرہ کرنے کیلئے محفوظ گوداموں کی تعمیر، بنوں اور تورغر میں گوداموں کیلئے زمین کا حصول، گوداموں تک رسائی کیلئے سڑکوں کی تعمیر کے منصوبے بنائے گئے ہیں جس کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں 50 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۰۔ آئندہ مالی سال میں شعبہ اطلاعات کے تحت کوہاٹ، سوات اور ایبٹ آباد میں ایف ایم ریڈیو سٹیشنز کا قیام جبکہ پشاور اور مردان میں موجودہ ایف ایم ریڈیو سٹیشنز کی استعداد کار میں اضافہ کئے جانے کے منصوبے شامل ہیں جن کیلئے 22 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۱۔ صوبائی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کی فلاح و بہبود، ان کو بہتر ماحول مہیا کرنے اور مزدور بچوں و خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کیلئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے جن میں ورکرز کیلئے سیفٹی اور ہیلتھ سنٹر کا قیام اور صوبے کی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف لیبر کیلئے زمین کے حصول اور عمارت کی تعمیر جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ صنعتی کارکنوں کو سرکاری ہسپتالوں میں مفت علاج و تشخیص مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ہیپاٹائٹس سی کے متاثرہ مریضوں کے علاج کا خرچہ حکومت ادا کرے گی۔ سال 16-2015 میں اس شعبہ کے پانچ منصوبوں کیلئے سات کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ محکمہ خزانہ کے 13 منصوبوں کیلئے تین ارب 12 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر رقومات تمباکو، پن بجلی اور تیل و گیس پیدا کرنے والے اضلاع میں ضلعی حکام کے زیر اہتمام ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائیں گی۔ محکمہ خزانہ میں سیکرٹریٹ کی سطح پر DRB اور CSR Cells کا قیام۔ محکمہ کی انتظامی کارکردگی اور انسانی وسائل کی استعداد کار میں اضافہ کا منصوبہ، صوبائی سروس ڈیلوری نیٹ ورک کیلئے مانیٹرنگ سسٹم کا منصوبہ اور محکمہ کے صوبائی و ضلعی دفاتر کی مرمت اور تعمیر نو اور ضلع اور اس سے نچلی سطح پر مقامی حکومتوں کیلئے شفاف اور مؤثر مالیاتی نظام کا قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں بورڈ آف ریونیو کے 9 منصوبوں کیلئے ایک ارب 12 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شروع کئے جائیں گے۔ ان میں 100 نئے پٹوار خانوں کے علاوہ ضرورت کے تحت محافظ خانوں اور ریکارڈ رومز کی تعمیر کے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹٤۔ ضلعی حکومتوں کیلئے سال 2015-16 میں 42 ارب دو کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو ترقیاتی بجٹ کا 30 فیصد ہیں جس میں سے 13 ارب 10 کروڑ روپے ویلج کونسلز/ نیبر ہوڈ کونسلز کیلئے، 08 ارب 58 کروڑ تحصیلوں کیلئے جبکہ 08 ارب 58 کروڑ اضلاع کیلئے رکھے گئے ہیں جبکہ 12 ارب تین کروڑ روپے صوبائی محکموں کی ضلع کی سطح پر Devolution کے بعد اضلاع کو منتقل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۹۵۔ ملٹی سیکٹورل ڈیویلپمنٹ پروگرام کیلئے سال 2015-16 میں 43 منصوبوں کیلئے پانچ ارب 14 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں پشاور شہر کے انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے ماسٹر پلان کی تیاری، رنگ روڈ کی تعمیر کیلئے جائزہ رپورٹ، نجی شعبے کے تعاون سے پشاور میں ماس ٹرانزٹ کی سہولیات، Whistle Blour اور احتساب پروگرام اور ضلعی سطح پر منصوبہ بندی و ترقیات کے عملے کی توسیع شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹٦۔ موجودہ حکومت سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے کو بڑی اہمیت دے رہی ہے۔ اس شعبے کے تعاون سے دیگر محکمہ جات کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جارہا ہے۔ اس محکمے کے قابل ذکر منصوبوں میں صوبے کے مختلف اداروں میں شمسی توانائی سے چلنے والی کمپیوٹر لیب کو متعارف کرانا، تعلیمی اداروں میں ٹیکنالوجی 'انکوبیشن' سنٹرز کا قیام، کمپیوٹر کے نظام کو ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھنے کیلئے لائسنس یافتہ سافٹ ویئرز کے استعمال کی ترغیب اور ترویج، چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا اور ضلعی انتظامیہ کے مابین ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت، ICT انڈومنٹ فنڈ کا قیام اور تمام انفراسٹرکچر کی نقشہ بندی کیلئے GIS کا نظام متعارف کرانا جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اس شعبے کے 39 منصوبوں کیلئے ایک ارب آٹھ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۷۔ جیسا کہ میں نے تقریر کے آغاز میں عرض کیا تھا کہ امن وامان کی بہتری ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، اس ضمن میں محکمہ داخلہ کے مختلف ذیلی شعبوں میں کئی اقدامات کئے گئے ہیں جن سے قانون کی بالادستی قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔ اس سلسلے میں نئی پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور

پولیس پوسٹوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پشاور ایئرپورٹ کو دہشت گردوں سے محفوظ بنانے کیلئے واچ ٹاورز کی تعمیر، صوبائی اور ضلعی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف پروانشل پبلک سیفٹی اینڈ پولیس کمپلینٹ کمیشن کی استعداد بڑھائی جائے گی۔ علاوہ ازیں صوبے کے مختلف اضلاع میں سپیشل پولیس برانچوں کا قیام، ضلع نوشہرہ میں کاؤنٹر ٹیررازم ہیڈکوارٹر کی فزیبلٹی او تعمیر مکمل کی جائے گی۔ جیلخانہ جات کے شعبہ میں نئے منصوبوں میں صوبے بھر کی جیلوں میں بجلی کے آلات اور علیحدہ فیڈر نصب کئے جائیں گے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں سنٹرل جیل کا قیام جبکہ ملاکنڈ میں جیل کی تعمیر اور جائزہ رپورٹ کے علاوہ بچوں اور خواتین قیدیوں کیلئے صوبے بھر کی جیلوں میں الگ الگ سیکشن کی تعمیر، جیل کے حفاظتی عملے کیلئے بیرک کی تعمیر، قیدیوں کو کھانا فراہم کرنے کیلئے Mess کا قیام اور باقی ماندہ جیلوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ داخلہ کے 57 منصوبوں کیلئے 30 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۸۔ انصاف و قانون کے شعبے میں آئندہ مالی سال 16-2015 کے 32 جاری اور نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، ان میں:

- ضلع نوشہرہ میں جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر۔
- صوبہ بھر میں موبائل کورٹس کا قیام۔
- سوات، بونیر، ٹانک، کوہاٹ اور ہنگو میں جوڈیشل کمپلیکس کیلئے زمین کا حصول و تعمیر۔
- عدالتوں کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کیلئے کورٹ آٹومیشن کا منصوبہ۔
- پشاور ہائی کورٹ کے ڈی آئی خان بنچ میں معزز ججوں کیلئے کورٹ رومز کی تعمیر اور سہولیات شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۹۔ محکمہ بحالی و آبادکاری کیلئے آئندہ مالی سال کی 18 منصوبوں کیلئے دو ارب پانچ کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے قدرتی آفات سے بچاؤ کے اقدامات کے علاوہ بنوں، نوشہرہ، کوہاٹ، دیر لوئر اور مانسہرہ میں ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور صوبہ بھر میں سول ڈیفنس کی سہولیات بہتر بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۰۔ شعبہ ایکسائز، ٹیکسیشن اور نارکاٹیکس کیلئے سال 16-2015 میں جاری اور نئے منصوبوں کیلئے 40 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبے میں منشیات کی روک تھام کیلئے علیحدہ فورس قائم کی جائے گی جبکہ ٹیکس وصولی کیلئے ایک آزادانہ سروے بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۔ بینک آف خیبر کے تعاون سے بے روزگار نوجوانوں، چھوٹے تاجروں، گھریلو ہنر مند خواتین اور معذور و ہنر مند افراد کو 50 ہزار سے لیکر دو لاکھ روپے تک بلاسود قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ "یوتھ چیلنج فنڈ سکیم" کے تحت ایسے نوجوانوں کو جو تکنیکی مہارت کے حامل ہوں، کیلئے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار میں فروغ اااور وسعت کیلئے 20 لاکھ تک قرضہ فراہم کیا جائیگا۔ مزید برآں "اسلامک مائیکرو فنانس سکیم" کے اجراء کیلئے بنیادی اقدامات کئے جا چکے ہیں، جلد ہی کسی کمرشل بینک کے تعاون سے 10 لاکھ روپے تک کے بلاسود قرضوں کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح "انصاف بلاسود زرعی قرضہ سکیم" کے تحت غریب زمینداروں کو زراعت کے شعبے میں فروغ دینے کیلئے 10 لاکھ روپے تک قرضہ جات کی رقوم فراہم کر دی گئی ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں اس شعبے کے دو منصوبوں کیلئے 08 ارب 16 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۰۲۔ ہمارے صوبے کو بدامنی کے بعد آبادی میں اضافہ کا بہت بڑا چیلنج درپیش ہے۔ پاکستان کی آبادی میں اضافہ کی شرح میں ہمارا صوبہ سب سے آگے ہے۔ ہماری آبادی کا تقریباً 30 فیصد حصہ 15 سال سے کم عمر بچوں پر مشتمل ہے۔ تعلیم، صحت، ہاؤسنگ اور روزگار کی فراہمی کیلئے کی جانے والی تمام تر کوششیں آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے کم پڑ جاتی ہیں، حکومت اس مسئلے کا ادراک کرتے ہوئے نہ صرف فی میل سوشل موبلائزرز کی تعداد میں اضافہ کرے گی بلکہ میل سوشل موبلائزرز کے نظام کو بھی بحال کرے گی۔ ساتھ ہی اس محکمے کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے IMU طرز کے مانیٹرنگ سسٹم کو متعارف کرائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۳۔ سرکاری ملازمین حکومتی نظام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں سرکاری ملازمین کی ترقی کی راہ میں حائل مشکلات کا مکمل ادراک ہے۔ مالی مشکلات کے باوجود رواں مالی سال میں صوبے کے

تقریباً16 ہزار کلریکل سٹاف کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں پراونشل سول سروس سرونٹس اور پنشنرز کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کرتے ہوئے یکم جولائی 2015 سے ایک جامع ریلیف پیکج دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے چیدہ چیدہ خدوخال یہ ہیں:

- 2011 اور 2012 کے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز کا بنیادی تنخواہ میں ادغام۔
- تمام سرکاری سول ملازمین کی تنخواہ میں 10 فیصد اضافہ۔
- تمام سرکاری سول ملازمین کے ماہانہ میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ۔
- سائنس اینڈ ٹیکنالوجی الاؤنس اور پی ایچ ڈی الاؤنس کو بالترتیب 7500 اور 2250 سے بڑھا کر 10 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

صوبائی سول ملازمین کی اپ گریڈیشن:

- بنیادی تنخواہ کے سکیل ایک سے پانچ تک کے ملازمین کیلئے Two pay scale اپ گریڈیشن جبکہ سکیل 6 سے 15 تک کے ملازمین کیلئے ایک Pay scale کی اپ گریڈیشن کا فیصلہ ہو گیا۔
- گریڈ 16 کے تمام صوبائی ملازمین کیلئے گریڈ 16 سے گریڈ 17 میں Notional اپ گریڈیشن کی بنیاد پر واقع ہونے والے تنخواہ کے اضافے کے برابر Special Compensatory Allowance کا اجراء۔
- اپ گریڈیشن کے فیصلے کا اطلاق مروجہ انجمادی تحدیدات اور دیگر شرائط کے ساتھ تنخواہ اور الاؤنسز دونوں پر ہو گا۔
- اپ گریڈیشن کے فیصلے کا اطلاق ان سرکاری ملازمین پر نہیں ہو گا جن کی یکم جولائی 2010 سے یکم جولائی 2015 تک کے عرصہ میں کسی بھی شکل میں انفرادی یا گروہی طور پر اپ گریڈیشن کی جا چکی ہے یا وہ عمومی تنخواہ کا چالیس فیصد یا اس سے زیادہ مالی فائدہ کسی خصوصی تنخواہ یا الاؤنس کی شکل میں لے رہے ہیں۔
- پیرامیڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن یا ری سٹرکچرنگ کا معاملہ الگ سے طے کیا جائے گا۔
- سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے جو چھ ماہ کے اندر اندر گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں سفارشات پیش کرے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۴۔ سرکاری سول ملازمین 60 سال کی عمر کو پہنچنے پر یا دیگر مخصوص حالات میں ملازمت سے ریٹائرڈ ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت ان کی دیرینہ خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ ہم ان کیلئے تمام تر ممکنہ سہولتیں فراہم کر سکیں۔ پنشنرز کے مسائل اور دستیاب وسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے یکم جولائی 2015 سے ماہانہ نیٹ پنشن میں 10 فیصد اور ماہانہ میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔

- فیملی پنشنرز کے انتقال کی صورت میں پنشنرز کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیٹی کو تاحیات یا دوبارہ شادی تک فیملی پنشن کی ادائیگی کی اجازت دی جارہی ہے۔
- مقررہ وقت کے بعد پنشن کی Commuted value کے Surrender حصے کی بحالی کا وفاقی حکومت کی اعلان کردہ پالیسی کے طرز پر دوبارہ اجراء کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۵۔ اپ گریڈیشن، تنخواہوں اور دیگر مراعات اور پنشن میں اضافے کے نتیجے میں صوبائی خزانہ پر 20 ارب روپے سالانہ سے زیادہ کا بوجھ پڑے گا جو کہ اگلے چند برسوں میں 35 ارب تک بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۶۔ ایک اور اہم اعلان اساتذہ برادری کیلئے پرائمری سکول، مڈل، ہائی، ہائر سیکنڈری سکولوں کے سربراہان کا چارج الاؤنس بڑھا کر بالترتیب 250، 350، 600 اور 750 کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح صوبے کے جن مڈل سکولوں میں تھیالوجی ٹیچرز اور پی ای ٹی کی آسامیاں موجود نہیں ہیں، ان میں یہ آسامیاں تخلیق کی جائیں گی۔

۱۰۷۔ اگلا اہم اعلان کسان بھائیوں کیلئے ہے۔ گندم کی اگلی فصل کیلئے انہیں گندم کے اعلیٰ کوالٹی کا بیج حکومت کی طرف سے مفت فراہم کیا جائے گا جبکہ وہ گندم کی پیداوار کا 50 فیصد حکومت کو فراہم کریں گے جناب سپیکر! 50 فیصد فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر!

۱۰۸۔ اس دعا کے ساتھ میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ہماری کوتاہیوں، ہماری لغزشوں سے درگزر فرمائے، نظام کی تبدیلی کیلئے ہماری کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم اپنی قوم اور دھرتی کی بے لوث خدمت کر سکیں۔

اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔

خیبر پختونخوا ہمیشہ شاد و آباد رہے۔

والسلام۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2015-16 stands presented.

فنانس بل مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Finance, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2015. Honourable Minister for Finance.

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل-----

Mr. Speaker: Finance Bill, Finance Bill.

وزیر خزانہ: بل تو میرے پاس نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, please.

Minister for Finance: Janab Speaker! I beg to introduce Finance Bill 2015, 2015-16.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2014-15 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2014-15.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I present the Finance Bill 2015-16---

(Interruption)

Mr. Speaker: Supplementary budget.

وزیر خزانہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب! آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقوم کی ضرورت ہو تو اس کیلئے درکار رقوم فوری طور پر مہیا کی جائیں گی تاہم بعد میں اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔ گزشتہ سال تنخواہوں میں کئے گئے اضافے، سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل کے نتیجے میں پنشن کموٹیشن کے واجبات کی ادائیگی، آرمی پبلک سکول کے المناک سانحے اور بلدیاتی انتخابات کی وجہ سے حکومت کو اضافی رقومات مہیا کرنا پڑیں۔ سپلیمنٹری بجٹ کے ذریعے فراہم کردہ رقوم میں سے بیشتر پچھلے سال کے منظور شدہ بجٹ میں فراہم کئے گئے تھے تاہم ان کو استعمال میں لانے کیلئے تکنیکی مشکلات کے پیش نظر انہیں بطور سپلیمنٹری بجٹ جاری کرنا پڑا۔

جناب سپیکر! ان حقائق کی روشنی میں اب میں مالی سال 15-2014 کا 26 ارب 39 کروڑ 90 لاکھ 33 ہزار 830 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

اخراجات جاریہ: مالی سال 15-2014 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 250 ارب روپے لگایا گیا تھا، نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم 255 ارب روپے ہو گئی ہے۔ بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زائد خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے رقوم مختص کی گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 15 ارب 94 کروڑ 27 لاکھ 54 ہزار 20 روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی مکمل تفصیل کچھ یوں ہے:

- محکمہ صحت — تین ارب 43 کروڑ 51 لاکھ 78 ہزار روپے۔
- محکمہ پولیس — دو ارب 50 کروڑ 49 لاکھ 27 ہزار روپے۔
- حکومتی سرمایہ کاری — ایک ارب 94 کروڑ 41 لاکھ 11 ہزار روپے۔
- محکمہ بحالی وآبادکاری — ایک ارب 70 کروڑ 21 لاکھ 63 ہزار روپے۔
- محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم — ایک ارب 34 کروڑ 15 لاکھ 70 ہزار روپے۔
- محکمہ بلدیات — 82 کروڑ 80 لاکھ 78 ہزار روپے۔
- پیشگی قرضہ جات — 80 کروڑ روپے۔
- محکمہ داخلہ وقبائلی امور — 79 کروڑ 29 لاکھ 53 ہزار روپے۔

- پنشن — 62کروڑ29لاکھ97ہزارروپے۔
- محکمہ آبپاشی — 59کروڑ86لاکھ41ہزارروپے۔
- محکمہ جیلخانہ جات — 45کروڑ46لاکھ14ہزارروپے۔
- ایڈمنسٹریشن آف جسٹس — 29کروڑ33لاکھ25ہزارروپے۔
- جنرل ایڈمنسٹریشن — 25کروڑ12لاکھ81ہزارروپے۔
- پبلک ہیلتھ انجینئرنگ — 13کروڑ30لاکھ66ہزارروپے۔
- صوبائی اسمبلی — 11کروڑ5لاکھ91ہزارروپے۔
- محکمہ زکواۃ وعشر — 4کروڑ52لاکھ86ہزارروپے۔
- محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن — 2کروڑ56لاکھ70ہزاروپے۔
- محکمہ جنگلات، ماحولیات، جنگلی حیات وماہی پروری — 2کروڑ40لاکھ16ہزار181روپے۔
- سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ — 2کروڑ70لاکھ50ہزارروپے۔
- محکمہ کھیل وسیاحت — 81لاکھ24ہزارروپے۔
- محکمہ توانائی وبرقیات — 45لاکھ9ہزارروپے۔
- دیگر — ایک ہزار840روپے

کل میزان — 15ارب94کروڑ27لاکھ54ہزار20روپے۔

جناب سپیکر!

ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتاہوں:

1۔ صوبائی ملازمین کو ایڈہاک ریلیف 2014 کی مد میں 5ارب 78 کروڑ 62لاکھ 94ہزار روپے بطور سپلیمنٹری جاری کیئے گئے جو کہ کل جاریہ سپلیمنٹری کا36فیصد اور کل سپلیمنٹری کا22فیصد بنتاہے۔

2۔ صوبائی محکمہ صحت کو آرمی پبلک سکول واقعہ میں زخمی طلباء کے علاج معالجہ کیلئے رقوم کی فراہمی۔

3۔ انسدادپولیو مہم، ڈینگی روک تھام، ہاؤس آفیسرز، ٹی ایم اوز اور نرس سٹوڈنٹس کے وظائف میں اضافہ اور چارج نرسز کیلئے Mess اور ڈریس الاؤنس میں اضافہ۔

4۔ بلا معاوضہ انجیو گرافی کی سہولیات فراہم کرنے اور مختلف ہسپتالوں / سنٹرز کو بنیادی سہولیات اور ادویات کی فراہمی کی مد میں 3ارب 43کروڑ 52لاکھ 78ہزار روپے جاری کیے گئے۔

5۔ محکمہ پولیس کی 437 عارضی آسامیوں کیلئے 4 کروڑ 2 لاکھ 18 ہزار روپے فراہم کئے گئے جبکہ ٹریفک وارڈن سسٹم متعارف کرانے کیلئے 669اضافی آسامیاں پیدا کی گئیں جس پر 23 کروڑ 56 لاکھ اور 16ہزار خرچ ہوئے۔

6۔ محکمہ پولیس کو بلدیاتی انتخابات کے موقع پر 35کروڑ 21لاکھ 10ہزار جاری کئے گئے۔

7۔ سرمایہ کاری کی مد میں جی پی فنڈ اور اکنامک زون مینجمنٹ ڈیویلپمنٹ کمپنی قائم کرنے اور سرمایہ کاری کیلئے ایک ارب 94کروڑ 41لاکھ 11ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

8۔ وفاقی حکومت کی طرف سے Relief & Rehabilitation Department کیلئے ایک ارب 70کروڑ 21لاکھ 63ہزار روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جو سپلیمنٹری گرانٹ کے طور پر ریلیز کئے گئے ہیں۔

9۔ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کو تنخواہ والاؤنسز، صوبے کے مختلف کیڈٹ کالجز اور دیگر کالجوں اور سکولوں وغیرہ کو Grant in aid، ملازمت کے دوران وفات شدہ ملازمین کے ورثاء کی مالی معاونت اور دیگر مدوں میں ایک ارب 34کروڑ 15لاکھ 17ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

10۔ صوبائی حکومت نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو بلدیاتی انتخابات کے انتظام کیلئے 82 کروڑ 80 لاکھ 78ہزار روپے اضافی جاری کئے۔

11۔ انصاف ایگریکلچرل قرضہ سکیم کیلئے 80کروڑ روپے اضافی جاری کئے گئے۔

12۔ محکمہ داخلہ و قبائلی امور کو 79 کروڑ 29 لاکھ 53 ہزار روپے دہشت گردی سے متاثرہ افراد کیلئے امداد کے طور پر جاری کئے گئے۔

13۔ پنشن کی مد میں 62کروڑ 29لاکھ 97ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

14۔ محکمہ آبپاشی کو تنخواہ الاؤنسز، ایم اینڈ آر اور بجلی وغیرہ کی مدوں میں 59 کروڑ 86 لاکھ 41 ہزار روپے اضافی دیئے گئے۔

15۔ ہمارا صوبہ اس وقت دہشت گردی کے خوفناک عذاب سے دوچار ہے، ایک طرف ہماری بری افواج ہر محاذ پر دہشت گردوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف ہمارے قانون نافذ کرنے

والے دیگر ادارے دہشت گروں کو ان کی کمین گاہوں سے نکال کر کیفر کردار تک پہنچا رہے ہیں۔ ماضی قریب میں دو جیلوں کو توڑے جانے کے واقعات رونما ہوئے۔ یہ حالات ایسے وقت کے متقاضی ہیں جن سے مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔ صوبائی حکومت نے ایک طرف جیلوں کے حالات بہتر بنانے کیلئے اقدامات کئے ہیں اور دوسری طرف مردان میں ہائی سیکورٹی جیل بنائی ہے جس کیلئے 709 اضافی آسامیاں پیدا کی گئیں جس پر مبلغ 23 کروڑ 55 لاکھ 31 ہزار کے اخراجات آئے ہیں۔ اس کے علاوہ جیلوں میں قیدیوں کو بہتر خوراک اور جیمرز کی خریداری پر 27 کروڑ 57 لاکھ 10 ہزار روپے اضافی خرچ ہوئے۔

16۔ فراہمی انصاف کی مد میں Grant in aid برائے جوڈیشل اکیڈیمی، گاڑیوں کی خریداری کیلئے 29 کروڑ 33 لاکھ 25 ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔

17۔ جنرل ایڈمنسٹریشن، فرنیچر کی خریداری و مرمت اور دیگر مدوں میں 25 کروڑ 12 لاکھ 81 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

18۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو نئی پوسٹوں، ایڈہاک الاؤنس اور بجلی کی مد میں 13 کروڑ 30 لاکھ 66 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

19۔ صوبائی اسمبلی کو تنخواہ اور الاؤنسز کی مد میں 11 کروڑ 5 لاکھ 91 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

20۔ محکمہ زکواۃ و عشر کو تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کی وجہ سے 4 کروڑ 52 لاکھ 86 ہزار کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

21۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو رجسٹریشن اور نمبر پلیٹ بنانے کے عمل کو شفاف اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے ضمنی بجٹ کے طور پر 2 کروڑ 56 لاکھ 70 ہزار روپے دیئے گئے۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ مندرجہ بالا رقم دینے پر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو رجسٹریشن اور نمبر پلیٹ بنانے کے عمل میں ٹھیکیداری نظام سے چھٹکارا مل جائے گا اور عوام الناس کو رجسٹریشن اور نمبر پلیٹ کے حصول کیلئے طویل عرصہ تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

22۔ محکمہ جنگلات، ماحولیات، جنگلی حیات اینڈ فشریز کیلئے 2 کروڑ 40 لاکھ 16 ہزار 180 روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

23۔ سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ کیلئے 2 کروڑ 17 لاکھ 5 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

24۔ محکمہ کھیل و سیاحت کو عمران خان ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام اور اضلاع میں کھیلوں کے فروغ کیلئے 81 لاکھ 24 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

25۔ محکمہ توانائی اور برقیات کو 45 لاکھ 9 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر!

میں نے جو تفصیلات پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کیلئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنا پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

ترقیاتی اخراجات

جناب سپیکر!

اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 139 ارب 80 کروڑ 5 لاکھ روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 134 ارب 73 کروڑ 73 لاکھ 28 ہزار روپے ہو گیا۔ اسی طرح ترقیاتی بجٹ میں 5 ارب 6 کروڑ 70 لاکھ 72 ہزار روپے کی کمی ہوئی تاہم 10 ارب 45 کروڑ 62 لاکھ 79 ہزار 810 روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے ہمارے بجٹ سے ماسوائے فنڈز فراہم کئے گئے یا کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

- وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے موصول شدہ رقم 4 ارب 22 کروڑ 51 لاکھ 50 ہزار 490 روپے ہے۔
- صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے اضافی رقم 6 ارب 23 کروڑ 11 لاکھ 29 ہزار 320 روپے ہے جو 10 ارب 45 کروڑ 62 لاکھ 79 ہزار 810 روپے ٹوٹل بنتا ہے۔

جناب سپیکر!

آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

- ✓ اخراجات جاریہ 15 ارب 94 کروڑ 27 لاکھ 54 ہزار 20 روپے۔
- ✓ ترقیاتی اخراجات 10 ارب 45 کروڑ 62 لاکھ 79 ہزار 810 روپے۔

ٹوٹل 26ارب 39کروڑ 90لاکھ 33ہزار 830روپے۔

جناب سپیکر!

میری گزارشات تحمل سے سننے کیلئے میں آپ کا اور معزز ایوان کا اور اپنے اس ہال میں موجود تمام مہمانوں کا، گیلری میں موجود معزز میڈیا کے دوستوں کا، وزیٹرز کا، تمام کا میں انتہائی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس سیشن میں آپ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا اور آپ نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔ میرے احساسات اور جذبات آپ کے ساتھ ہیں، آپ کا مشکور ہوں۔ خدا کرے کہ صوبہ خیبر پختونخوا شاد رہے آباد رہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت اچھا۔ میرے خیال میں مظفر سید صاحب نے بہت ہی طاقت کے ساتھ، ہمت کے ساتھ اور بھرپور طریقے سے بجٹ پیش کیا ہے، میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: It stands presented، اب میں۔The sitting is adjourned till 10:00 am of Thursday morning, dated 18-06-2015.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18 جون 2015ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)